REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم — وعلی عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP — 3

جلد ۳۱ — شمارہ ۴۱

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر: خورشید احمد انور

نائب: جاوید اقبال اختر

شرح چندہ: سالانہ ۲۶ روپے — ششماہی ۱۳ روپے — ممالک غیر بذریعہ بحری ڈاک ۷۰ روپے — فی پرچہ ۶۰ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN. 143516.

۲۶ ذوالحجہ ۱۴۰۲ھ — ۱۴ اخاء ۱۳۶۱ ہش — ۱۴ اکتوبر ۱۹۸۲ء

اخبار احمدیہ

قادیان ۱۱ اخاء (اکتوبر) ۔ سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کے بارہ میں روز نامہ الفضل ربوہ مجریہ ۴/۱۰/۸۲ میں محترم صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب پرائیویٹ سیکرٹری کے حوالہ سے شائع شدہ اطلاع مظہر ہے کہ حضور نے مورخہ ۲۰/۹/۸۲ تا مورخہ ۲۶/۹/۸۲ جماعت ہائے احمدیہ برطانیہ دورہ فرمایا۔ نیز یہ کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

احباب کرام التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ ہمارا آسمانی آقا اپنی خصوصی تائیدات سے حضور پُر نور کے اس سفر کو ہر جہت سے بابرکت کرے اور ہر گام پر آپ کا حامی و ناصر ہو۔ آمین۔

قادیان ۱۱ اخاء (اکتوبر)۔ مختلف ذرائع سے ملنے والی اطلاعات کے مطابق محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مع محترمہ سیدہ بیگم صاحبہ و صاحبزادی امۃ الرؤف صاحبہ ممالک بیرون کا کامیاب سفر کرنے کے بعد مورخہ ۱۸/۱۰/۸۲ کو واپس قادیان پہنچ رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں آپ سب کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

● — مقامی طور پر جملہ درویشانِ کرام بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ۔

اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے وہ سب تقاضے پورے کرنے کی توفیق بخشے (جو) دنیا کے گوشے گوشے میں خدمتِ اسلام کی طرف بُلا رہے ہیں

بس دعا ہی کا ایک سہارا ہے ورنہ مہماتِ دینیہ کا بوجھ اُٹھانا کسی بندے یا جماعت کے بس کی بات نہیں!

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا اپنے دستِ مبارک سے رقم فرمودہ محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب امیر مقامی ربوہ کے نام محبت بھرا تازہ مکتوب

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

۲۱-۹-۱۳۶۱/۱۹۸۲

بیٹلے ۔ یارک شائر

پیارے برادرم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب
ناظر اعلیٰ و امیر مقامی ۔ ربوہ

آپ کا محبت بھرا خط ملا جس میں پاکستان کی احمدی جماعتوں کے مختصر حالات بھی درج تھے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اپنے خاص فضلوں اور رحمتوں کے سائے تلے رکھے۔ اور ہر قسم کی پریشانیوں سے نجات بخشے اور دین محمد مصطفےٰ صلعم کی فکروں کے سوا ہر دوسری فکر سے آزاد کر دے اور دین کی سب فکروں کو اعمالِ صالحہ اور جمیل مساعی میں بدلتے ہوئے مثمر ثمرات حسنہ فرمائے آمین۔

اہلِ پاکستان کے نام اپنے پُر خلوص جذبات اور نیک تمناؤں کا اظہار اس سے بہت پہلے کہ آپ کا خط ملتا کر چکا ہوں۔ امید ہے میرا یہ خط اب تک آپ کو مل چکا ہوگا۔

اندلس میں مسجد بشارت کے افتتاح بلکہ تمام سفر کے دوران یوں لگتا تھا کہ تمام دنیا کے احمدیوں کی دعائیں قبولیت کا شرف پا کر رحمت کی گھنگھور گھٹائیں بنی ہوئی ہمارے سروں پر چھا گئی ہیں۔ اور مسجدوں میں ان کی آنکھوں سے ٹپکنے والے آنسو رحمتِ باری کے انگنت قطرے بن کر آسمان سے برس رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے جو نظارے دیکھے نہ دل میں استطاعت ہے نہ زبان میں گویائی کہ ان کے شکر کا حق ادا کر سکے۔ الحمد للہ رب العالمین۔ الحمد للہ رب العالمین۔

ہر ملک کی ہر جماعت کی دینی ضروریات اور فدائیانِ احمدیت کی بے حد پُر خلوص اور بے لوث محبت کے تقاضے قدم تھام لیتے ہیں، گویا واپس نہ آنے دیں گے۔ لیکن ساتھ ہی ربوہ واپس لوٹ جانے کی ایک بے قرار ضدی سی تمنا ہے جو ہر دم بے چین رکھتی ہے۔

اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے یہ سب تقاضے پورے کرنے کی توفیق بخشے اور ایسے ہی اور بہت سے تقاضے پورے کرنے کی بھی جو دنیا کے گوشے گوشے میں خدمتِ اسلام کی طرف بلا رہے ہیں۔ اور روز بروز اپنی شدت اور وسعت میں بڑھتے چلے جا رہے ہیں۔

جب فرصت کے چند لمحے نصیب ہوتے ہیں تو کاموں کے ہجوم کی بجائے ہر طرف پھیلی ہوئی ضروریات کے فکروں کے ہجوم آ گھیرتے ہیں۔ اور دل کو ایک طلسم پیچ و تاب میں بدل دیتے ہیں تب بڑے درد و کرب سے اپنے مولیٰ کے حضور دل سے یہ دعا اُٹھتی ہے کہ

رحم کر اپنی تمنا پر کہ کس مشکل میں ہے!

بس دعا ہی کا ایک سہارا ہے۔ ورنہ مہماتِ دینیہ کا بوجھ اُٹھانا کسی بندے یا جماعت کے بس کی بات نہیں۔ خود کنی و خود کشائی کار ما! فالیہ توکلت والیہ انیب۔

ان باتوں کے علاوہ کچھ ان خطوں کا بھی فکر رہتا ہے جو احبابِ جماعت اور عزیزان

— (آگے مسلسل صفحہ ۲ پر) —

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔"

(الہام سیدنا حضرت مسیح پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام)

پیشکش: عبد الرحیم و عبد الرؤف، مالکان حمید ساڑی مارکیٹ صالح پور، کٹک (اڑیسہ)

[illegible] پرنٹر و پبلشر [illegible] قادیان [illegible]

کس کس محبت اور چاہت سے دُعاؤں میں بسا کر لکھتے ہیں۔ پڑھنے کا وقت تو سفر کے دوران نکال ہی لیتا ہوں۔ جواب دینے کا وقت نہیں پاتا تو طبیعت ملول ہوجاتی ہے۔ دِل چاہتا ہے کہ ہر ایک کو اپنے ہاتھ سے خط لکھوں۔ محبت کا جواب محبت سے اور دُعاؤں کا جواب دُعاؤں سے دوں۔ فھل جزآء الاحسان الّا الاحسان کا مضمون یاد آتا اور ستاتا ہے۔ لیکن کچھ پیش نہیں جاتی۔ تب لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَھَا کی آیت لوریاں دیتی اور بڑی شفقت سے تھپکاتی اور سہلاتی ہے۔ بیک وقت دو دُنیاؤں میں بس رہا ہوں ایک مصروفیات کی بیرونی دُنیا ہے۔ اور ایک کیفیات کی اندرونی دُنیا۔

والسلام

خاکسار:- مرزا طاہر احمد

"ہم دُنیا بھر کیلئے پیار و محبت کا پیغام لائے ہیں"

لنڈن بورو آف ریڈنگ کے ڈپٹی میئر کی تقریر کے جواب میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطاب

برطانیہ میں حضور پُرنور کی اہم دینی اور جماعتی مصروفیات

قادیان ۱۰ اخاء (اکتوبر) — سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی لندن میں اہم دینی اور جماعتی مصروفیات کے بارے میں حضور کے پرائیویٹ سیکرٹری محترم صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب کے حوالہ سے روزنامہ الفضل ربوہ مجریہ ۲۱ ستمبر نے جو اطلاع درج کی ہے اس میں بتایا گیا ہے کہ مورخہ ۱۷ ستمبر ۱۹۸۲ء کو حضور نے مسجد فضل لنڈن میں نماز جمعہ پڑھائی۔ نماز سے قبل حضور پُرنور نے ڈاک ملاحظہ کی اور دفتری ملاقاتیں فرمائیں۔ اسی روز نماز عصر اور پھر نمازِ مغرب کے بعد حضور نے احبابِ جماعت سے ملاقات فرمائی۔

مورخہ ۱۸ ستمبر بروز ہفتہ حضور نے دفتری ڈاک ملاحظہ فرمائی اور اس کے بعد احبابِ جماعت لنڈن سے جن کی کُل تعداد ۲۵۰ تھی انفرادی ملاقاتیں کیں۔

اسی روز شام کو نمازِ عصر کے بعد حضور پُرنور ساؤتھ آل تشریف لے گئے جہاں مقامی جماعت کی طرف سے حضور کے اعزاز میں ایک استقبالیہ کا اہتمام کیا گیا۔ لنڈن برو آف ریڈنگ کے ڈپٹی میئر نے حضور کا استقبال کیا۔ اور اس امر پر خوشی کا اظہار کیا کہ اُن کے علاقہ میں ایک اتنی اہمیت کی حامل عظیم شخصیت کا ورودِ مسعود ہوا ہے۔ حضور نے ڈپٹی میئر کے استقبالیہ ریمارکس کا انگریزی میں جواب دیا اور فرمایا کہ ہم دُنیا بھر کے لئے پیار و محبت کا وہ پیغام لے کر آئے ہیں جو بلاتفریق رنگ و نسل ہر فرد کے لئے ہے۔

اس پروگرام کا دوسرا حصہ اُردو زبان میں تھا جس میں اوّلاً مکرم نسیم احمد صاحب باجوہ مبلغ سلسلہ نے مڈل سیکس کی جماعتوں کی طرف سے استقبالیہ ایڈریس پیش کیا۔ بعد میں حضور نے جماعت کو اپنے خطاب سے نوازا۔ حضور نے شام کا کھانا مڈل سیکس مشن ہاؤس میں احبابِ جماعت کی معیت میں تناول فرمایا۔

احبابِ کرام اپنے جان و دل سے محبوب اور پیارے آقا کی صحت و سلامتی کے لئے التزام کے ساتھ دُعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کے اس سفر کو ہر جہت سے بابرکت اور افضال کا مورد بنائے اور سفر و حضر میں حضور پُرنور کا ہر آن حامی و ناصر ہو۔ آمین۔

اخبارِ قادیان

● مکرم مولوی بشیر احمد صاحب دہلوی ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان مورخہ ۱۴ کو انڈیمان سے بخیر و عافیت قادیان پہنچے۔ ● ہفتہ زیرِ اشاعت کے دوران مکرم مبارک احمد صاحب مارشیش، مکرم طاہر احمد صاحب ٹوباک اور مکرم منظور احمد صاحب لاہور زیارتِ مقاماتِ مقدسہ کی غرض سے قادیان آئے۔

● مقامی طور پر مکرم بہادر خان صاحب درویش، مکرم مولوی محمد صادق صاحب عارف درویش اور اہلیہ مکرم مولوی عبداللہ احمد صاحب درویش مختلف تشویشناک عوارض میں مبتلا ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے سب کو کامل صحت و شفایابی عطا فرمائے۔ آمین۔

خطۂ اسپین تیرے لالہ زاروں پر سلام!

آٹھ صدیوں تک رہی تھی تیری پاکیزہ زمیں ‏ ‏ باعثِ تخلیقِ کائنات کے زیرِ نگیں
بن گئی تھی موردِ الطافِ ربّ العالمیں ‏ ‏ نورِ وحدت سے درخشاں تھی تری روشن جبیں

خطۂ اسپین تیرے لالہ زاروں پر سلام
کوہ و ہاموں، دشت و دریا، مرغزاروں پر سلام

ملتِ اسلامیاں کا تجھ سے قائم تھا وقار ‏ ‏ تیرے دم سے گلشنِ احمدؐ میں تھی ہر آں بہار
نوعروسانِ چمن پر تجھ سے تھا تازہ نکھار ‏ ‏ تو کھٹکتی تھی حریفوں کی نگہ میں مثلِ خار

تیرے ہر غازی مجاہد شہسواروں پر سلام
ان کے نورانی مقابر اور مزاروں پر سلام

عظمتِ دینِ محمدؐ کی رہی تھی پاسباں ‏ ‏ شوکتِ اسلام کی مظہر بھی تھی بے گماں
آفتابِ علم و حکمت تجھ پہ تھا یوں ضوفشاں ‏ ‏ ہوگئیں کافور جس سے جہل کی تاریکیاں

دولتِ علم و ہنر کے پاسداروں پر سلام
چرخِ حکمت کے درخشندہ ستاروں پر سلام

گونجتی تیری فضاؤں میں تھی آوازِ اذاں ‏ ‏ مسجدیں آباد تھیں از فضلِ خلّاقِ جہاں
سربلند رہتا تھا ہر آں دینِ برحق کا نشاں ‏ ‏ تھی زمیں تیری انوکھی اور انوکھا آسماں

جو رہے سجدہ کناں اُن خاکساروں پر سلام
جامِ حُبِّ مصطفیٰؐ کے بادہ خواروں پر سلام

یاد جب آتا ہے تیرا وہ زمانہ خوشگوار ‏ ‏ چشمِ ہر مومن وفورِ غم سے ہوتی اشکبار
دل مچلنے لگتا ہے سینوں میں یوں دیوانہ وار ‏ ‏ چھوٹ جاتا ہاتھ سے ہے دامنِ صبر و قرار

کھنڈروں کے ڈھیر تیری یادگاروں پر سلام
حکمراں تجھ پر رہے اُن تاجداروں پر سلام

تیرے حالِ زار پر اک دل ہُوا تھا بے قرار ‏ ‏ پیشِ حق تعالیٰ وہ کرتا تھا دُعائیں بار بار
یہ ارادہ کرلیا از حکمِ ربِّ کردگار ‏ ‏ پھر ہو تجھ پر مصطفیٰؐ خیر الوریٰ کا اقتدار

عرش جس سے ہل گیا تھا اس کے نعروں پر سلام
یعنی ذی القرنین شاہِ شہریاروں پر سلام

پیڈرو آباد میں ڈالی تھی مسجد کی بنا ‏ ‏ تاکہ گلبانگِ اذاں سے پُر ہو اندلس کی فضا!
ہوگئی تعمیر جب سوئے ارم وہ چل دیا ‏ ‏ حکمِ ربّانی پہ ہر مومن نے سرخم کردیا!

حق کی خاطر اس کے جملہ کاروباروں پر سلام
اس کی جنّت کے مہکتے شاخساروں پر سلام

زیبِ اورنگِ خلافت خسروِ منبر نشیں ‏ ‏ زینتِ محرابِ مسجد خوش ادا روشن جبیں
مصلح موعودؓ عالی جاہ کا طفلِ حسیں ‏ ‏ خاتمِ مریم کا رخشندہ و تابندہ نگیں

پیشوائے دیں امامِ خوش شعاروں پر سلام
اس کے سارے متبعین و جاں نثاروں پر سلام

دس ستمبر سن بیاسی کا جو تھا روزِ سعید ‏ ‏ تھا جمیع مومنیں کو دن جُمعہ کا روزِ عید
اس کا سورج دے رہا تھا کامیابی کی امید ‏ ‏ بابِ فتحِ دینِ حق کا بن گیا وہ دن کلید

لطفِ سبحانی کے سب اُمیدواروں پر سلام
صدقِ دل سے دین کے خدمت گزاروں پر سلام

فضلِ حق سے کُھل گیا ہے خانۂ یزداں کا در ‏ ‏ جس کے کُھلنے سے کُھلا ہے رحمتِ سبحاں کا در
ہم نفیرِ نالۂ اسحاقؑ ہے اس رحماں کا در ‏ ‏ بند نہیں ہونا کبھی بھی برکتِ منّاں کا در

آسمانِ دین کے روشن ستاروں پر سلام
مسجدِ بشارت و نقش و نگار داروں پر سلام

کُل جہاں میں پیڈرو آباد کی شہرت ہوئی ‏ ‏ ہر دلِ مومن میں قائم اس کی ہے عظمت ہوئی
سرزمینِ پاک اس کی باعثِ برکت ہوئی ‏ ‏ تنگ حجم خنزیر سے اب اس کی ہے وسعت ہوئی

اس کی گلیوں شاہراہوں لالہ زاروں پر سلام
اور مسجد "بشارت" کے مناروں پر سلام

سید ادریس احمد، عاجز کرمانی۔ ربوہ

خطبہ عید الفطر

جدّوجہد کے ہر دور سے کامیابی کے بعد توجّہ اپنے ربّ کی طرف پھیرنا حقیقی اسلامی عید ہے

تقویٰ کا لباس زینت اختیار کرنے والوں کی زینت ہے جو ملبوسات کو رونق بخشتی ہے

تنگی کے ہر دور کے بعد آسائش کا دور آتا ہے اور جدّوجہد کا یہ لامتناہی سلسلہ کبھی مسلمان کے اوپر ختم نہیں ہوتا

جو قومیں سختی کے دور سے کامیابی کے ساتھ گذر گئیں اُن کے حق میں ہمیشہ خدا تعالیٰ کا وعدہ پورا ہوا

یہی فلسفۂ حیات ہے یہی فلسفۂ کائنات ہے جو ہمیشہ سے ہر چیز پر حاوی چلا جا رہا ہے!

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ مورخہ ۲۲ رِوفاء ۱۳۶۱ ہش مطابق ۲۲ جولائی ۱۹۸۲ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ

تشہد وتعوذ اور سورہ فاتحہ کے بعد حضور نے مندرجہ ذیل سورۃ قرآنی کی تلاوت فرمائی:-

اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ ۝ وَ وَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ ۝
الَّذِيْٓ اَنْقَضَ ظَهْرَكَ ۝ وَ رَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ۝
فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ۝ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ۝ فَاِذَا
فَرَغْتَ فَانْصَبْ ۝ وَ اِلٰى رَبِّكَ فَارْغَبْ ۝
(الانشراح آیت: ۲ تا ۹)

اور پھر فرمایا:-

یہ عید جو رمضان شریف کے بعد آتی ہے جسے عموماً چھوٹی عید کے نام سے یاد کیا جاتا ہے اس کو کپڑوں سے بھی ایک تعلق ہے اور جہاں تک بچوں کا تعلق ہے اُن کے نزدیک تو اس عید کی سب سے بڑی اہمیت اچھے اور نئے کپڑے ہیں۔

اس کا تعلق کپڑوں سے کیوں ہُوا؟ اس لئے کہ ہمارے آقا و مولا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی یہ سُنّت تھی کہ عید کے موقع پر نئے کپڑے زیب تن فرماتے، عطر لگاتے اور ہر لحاظ سے ظاہری زینت کا اہتمام فرما کر عید کے لئے تشریف لے جاتے۔ اُن دنوں سے آج تک اُمتِ محمدیہ میں یہی رسم چلی آئی ہے کہ اچھے، بہترین نئے کپڑے حاصل کئے جاتے ہیں۔ غریب اپنی توفیق کے مطابق اور امیر اپنی حیثیت اور پسند کے مطابق نئے کپڑے بناتا ہے۔

لیکن بعض اوقات لباس کے بعض پُرانے حصّوں میں بھی یا لباس میں سے بعض پُرانے لباس میں بھی ایسی عظمت پائی جاتی ہے، ایسا تقدس پایا جاتا ہے کہ نئے کپڑوں پر انسان ان کو ترجیح دیتا ہے۔ آج اسی قسم کا ایک لباس مَیں نے بھی پہنا ہُوا ہے۔ یعنی حضرت مصلح موعود کا وہ کُلا جس پر آپؓ پگڑی باندھا کرتے تھے۔ پُرانا اتنا ہے کہ ایک دیکھنے والے نے کہا کہ حضرت صاحب کے کُلے پر تو تِلّے کا کام ہُوا کرتا تھا۔ مَیں نے کہا، ہے تو وہی تِلّے کا کام، لیکن امتدادِ زمانہ کی وجہ سے پہچانا نہیں جا رہا۔ میری بڑی بہن باجی جان ناصرہ بیگم نے مجھے عید کا یہ تحفہ دیا۔ اس سے مجھے خیال آیا کہ لباس کے متعلق بعض غلط فہمیاں دُور کر دینی ضروری ہیں۔

لباس انسان کے اندر کوئی عظمت پیدا نہیں کر سکتا۔ کوئی فخر پیدا نہیں کر سکتا۔ کوئی تقدّس پیدا نہیں کر سکتا۔ کتنے ہی بڑے انسان کا لباس تبرکاً کوئی پہنے اس کا جذباتی تعلق تو ضرور ہے۔ لیکن اس لباس پہننے سے اس میں کوئی شان پیدا نہیں ہو سکتی۔ کتنا ہی اعلیٰ زربفت و کمخواب کا کپڑا کسی نے زیب تن کیا ہو اس کپڑے سے تو انسان کو عزت حاصل نہیں ہُوا کرتی، بلکہ معاملہ برعکس ہوتا ہے۔

کپڑے انسانوں سے عزت پاتے ہیں

اِس لئے ایسے اعمال کرنے چاہئیں کہ کپڑے پہننے والے اپنے کپڑوں کو برکت دیں۔ اور عزت دیں۔ نہ کہ کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں۔ سوائے اُن کپڑوں کے جن کو اللہ نے ایسی برکت دی ہو کہ بادشاہ بھی ان سے برکت ڈھونڈنے پر مجبور ہو جائیں۔ اس میں بھی تو یہی حکمت پیشِ نظر ہے۔ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو فرمایا کہ "بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے"۔ تو مراد یہ تھی کہ بعض پہننے والے ایسے متبرک ہوتے ہیں کہ جو کچھ بھی وہ پہنیں، ظاہری طور پر اُن کی دُنیا کی نظر میں کچھ بھی حیثیت نہ ہو، اللہ کی نظر میں اُن کپڑوں کو برکت دی جاتی ہے۔

"بادشاہ" کے لفظ سے متعلق بھی ایک غلط فہمی دُور ہو جانی چاہیئے۔ اِس الہام میں زور لفظ "بادشاہ" پر نہیں ہے۔ سٹریس (STRESS) بادشاہ پر نہیں ہے۔ کیونکہ اگر یہ کہا جائے کہ بادشاہوں کے برکت ڈھونڈنے کے نتیجہ میں گویا نعوذ باللہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عزت افزائی ہوئی ہے۔ تو یہ بالکل جھوٹ اور غلط خیال ہے۔

سَاری دُنیا کے بادشاہ

مل کر بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کپڑوں سے برکت ڈھونڈنے کی کوشش کریں تب بھی جہاں تک مقام حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا تعلق ہے، ایک ادنیٰ سا بھی فرق نہیں پڑتا۔ مسیحیت کا مقام محتاج نہیں ہے بادشاہوں کا، بادشاہ محتاج ہیں مسیحیت کے۔ پس اصل زور اس بات پر ہے کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔

اور ایک اَور زور بھی ہے جس میں حسرت کی طرف اشارہ پایا جاتا ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔ یعنی آج دُنیا کے بڑے بڑے سلاطین، بڑے بڑے سربراہانِ مملکت تجھ سے غافل ہیں۔ اور تیرے وجود سے برکت نہیں پا رہے۔ جو اصل برکتیں دینے والا وجود ہے۔ یہ تو ایسا وجود ہے کہ زندوں کو برکت دینے کے لئے پیدا کیا گیا مگر بے جان چیزیں بھی اس کی برکت سے عاری نہیں رہیں۔ اُن کپڑوں تک کو برکت دے گیا جو اُس نے زیب تن کئے۔ حسرت کا مقام ہے کہ آج دُنیا کے بڑے بڑے سلاطین اس وجود سے غافل ہیں۔ لیکن

ایک ایسا زمانہ آئے گا

کہ وہ روتے ہوئے حسرتوں کے ساتھ کپڑوں سے برکت ڈھونڈنے کی کوشش کریں گے۔

پس جہاں تک کپڑوں کا تعلق ہے میں کسی کا لباس پہن لوں حضرت مصلح موعود کا ہو یا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا۔ میری ذات اس لباس کے نتیجہ میں کوئی تقدس نہیں پائے گی۔ اس کا تعلق اور چیزوں سے ہے۔

کپڑوں کا جہاں تک تعلق ہے، حقیقت یہ ہے کہ کوشش کے طور پر انسان اچھا کپڑا زیب تن کرتا ہے۔ لیکن جن کو اچھے میسر نہ ہوں ان کے لئے بھی شرم کی کوئی وجہ نہیں۔ کیونکہ جس رسول کے نمونے پر چلتے ہوئے آج ہم عید پر اچھے کپڑے پہن کر آئے ہیں یا ہمیشہ آتے ہیں اس رسول کے اپنے کپڑے تو بہت سادہ ہوتے تھے اور دنیا کے معیار کے لحاظ سے بظاہر کوئی بھی حیثیت نہیں رکھتے تھے۔ پیوند لگے ہوئے تھے، اپنے ہاتھ سے، حضور اکرم صلے اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم وہ پیوند لگاتے تھے۔ کپڑے سیتے تھے۔ بعض دفعہ کپڑا اتنا بوسیدہ ہوچکا ہوتا تھا کہ سیون کے پاس سے پھٹ جاتا تھا۔ پس اچھا

صاف ستھرا کپڑا پہننا تو سنت ہے

لیکن کپڑے کی قیمت کا کوئی تعلق نہیں ہے انسان کے مقام سے۔ ظاہری قیمت کچھ بھی ہو حقیقت یہ ہے کہ کپڑا کسی اور مقصد کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ صفائی کی حد تک تو ضروری ہے کہ غریب بھی صفا رکھے، لیکن اگر اسے اچھا خوبصورت کپڑا میسر نہ آئے تو کوئی حسرت کا مقام نہیں ہے، کوئی دکھ کا مقام نہیں ہے کسی قسم کی شرمندگی کا مقام نہیں ہے۔ اسے پوری جرأت اور پورے عزم اور پورے حوصلے کے ساتھ زندگی بسر کرنی چاہیئے۔ یہ سوچ کر کہ وہ آقا جس کی خاطر ساری کائنات کو پیدا کیا گیا تھا، جس کے لئے زینتیں بنائی گئی تھیں اس کا اپنا لباس بڑا سادہ ہوا کرتا تھا۔

پس کپڑوں میں کوئی فخر نہیں۔ بلکہ بعض اوقات کپڑے انسان کو اپنے مقاصد سے غافل کر دیتے ہیں۔ ایسے مواقع جب بھی اسلامی تاریخ میں درپیش آئے بعض اوقات خلفاء کو سختی کرنی پڑی۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق آتا ہے کہ بعض گورنروں کے متعلق جب یہ شکایت پہنچی کہ وہ ریشمی کپڑے پہنے ہوئے ہیں اور تنعم کی زندگی بسر کر رہے ہیں تو آپ نے فرمایا کہ ان کو کوڑے مار کر سزا دی جائے گی۔ اور یہ کپڑے اتارے جائیں گے۔ تو خلفائے اسلام کو اس طرف توجہ دلانی پڑی کہ نہ صرف یہ کہ کپڑوں میں عزت نہیں بلکہ بعض دفعہ کپڑے ذلت اور فلاکت کا نشان بن جاتے ہیں، اگر اپنے مقصد سے غافل کر دیں۔ اس کے برعکس

بعض پھٹے پرانے کپڑے

جو اپنے مقصد حیات کو یاد دلانے میں کام آتے ہیں ان کو غیر معمولی عزت دی جاتی ہے۔ اعلیٰ سے اعلیٰ کپڑوں سے زیادہ ان کی اہمیت ہو جاتی ہے ایک عارف باللہ کی نظر میں۔ اس کی مثال کے طور پر ایک واقعہ آپ نے بارہا سنا ہوگا۔ لیکن وہ ایسا پیارا واقعہ ہے کہ بار بار سنانے سے بھی انسان نہیں تھکتا۔ اور بار بار سننے سے بھی نہیں تھکتا۔ ایاز اور محمود کا قصہ تو سب نے سن رکھا ہے۔ کہتے ہیں ایاز سے محمود غیر معمولی محبت رکھتا تھا۔ اتنا پیار، ایسی شفقت کہ بڑے بڑے درباری، بڑے بڑے اونچے خاندانوں کے لوگ اور وزراء اور رؤسا اس مقام کے قریب بھی نہیں پھٹک سکتے تھے۔ اور تھا وہ ایک غلام۔ اس سے زیادہ اس کی حیثیت نہیں تھی۔ اس غیر معمولی قربت کے سلوک نے اس کے لئے لوگوں کے دل میں حسد پیدا کر دیا۔ حاسد نگاہوں نے ہر طرف تلاش کیا کہ کسی طرح اس کا کوئی ایسا نقص مل جائے جس کے نتیجہ میں بادشاہ اس سے بدظن ہو جائے۔ چنانچہ اور تو کچھ مل نہ سکا، ایک جاسوس آنکھ نے یہ دیکھ لیا کہ ایاز راتوں کو چھپ کر کسی کوٹھڑی میں جاتا ہے جس پر مضبوط تالا لگا ہوا ہے اور پہرہ ہے اور کوئی شخص وہاں جا نہیں سکتا۔ یہ سن کر جو رؤسا تھے ان کے دل بہت خوش ہوئے کہ اب یہ پکڑا گیا۔ خزانے سے جتنا مال چوری کرتا ہوگا یہ وہاں جا کر چھپا دیتا ہوگا۔ اور جا کر ہیروں اور جواہر کو دیکھ کر اپنی آنکھیں ٹھنڈی کرتا ہوگا۔ چنانچہ بادشاہ کو چغلی کھائی گئی کہ آپ جس پر اتنا اعتماد کرتے ہیں اس کا تو یہ حال ہے کہ سارا خزانہ لوٹ کر اس نے ایک کوٹھڑی میں چھپا رکھا ہے اور رات کو چھپ کر جاتا ہے اور دیکھتا ہے۔ محمود نے کہا چلو ہم بھی دیکھتے ہیں وہ کیسا خزانہ ہے۔ ایاز سے کہا کہ چلو آج میں تمہارا خزانہ دیکھوں گا۔ وہ خاموشی کے ساتھ چل پڑا۔ تالا کھولا گیا۔ اندر دیکھا تو خالی کمرہ تھا۔ ایک طرف ایک بہت ہی پھٹا پرانا بوسیدہ کپڑوں کا جوڑا پڑا ہوا تھا۔ جس پر نظر پڑنے سے گھن آتی تھی۔ ایاز نے کہا میرے آقا! میرا تو یہی خزانہ ہے۔ اس کو دیکھ کر میں آنکھیں ٹھنڈی کیا کرتا تھا۔

یہ تھی میری حیثیت،

یہ تھا میرا مقام جہاں سے آپ نے مجھے اٹھایا اور اس منصب پر پہنچا دیا۔ میں اس لئے یہاں آیا کرتا تھا کہ اپنے مقام کو نہ بھول جاؤں۔ آپ کے احسانات کو نہ بھول جاؤں فاخرانہ لباس زیب تن کرتے کرتے جب میرا بدن زیادہ آسائش محسوس کرنے لگتا تو میں اس جوڑے سے آکے برکت پاتا تھا۔ یہ مجھے یاد دلاتا تھا کہ تم کون ہو اور کس مقام کے انسان ہو؟ تو اس جوڑے کی قدر و قیمت ان سارے شاہانہ فاخرانہ لباسوں سے زیادہ تھی ایک عارف کی نظر میں جو جانتا تھا کہ کپڑوں کی کیا قدر و قیمت ہوا کرتی ہے۔

پس اگر غریب کے کپڑے آج خراب ہیں، اگر بعض غریبوں کو یہ بھی توفیق نہ مل سکی ہو کہ ان کے کپڑے سارے کے سارے نئے ہوں یا بعض بچوں کے وہ کپڑے نئے نہ بنا سکے ہوں تو ان کے لئے کوئی دکھ کا مقام نہیں۔ یہ عید کپڑوں سے تعلق تو رکھتی ہے لیکن

کپڑوں سے بے نیاز

بھی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے اچھے کپڑے پہننے کی جو تلقین فرمائی اس میں اشارہ اور تھا۔ اور قرآن کریم کی ایک آیت کی طرف توجہ دلانا مقصود تھا۔ وہ آیت یہ ہے وَلِبَاسُ التَّقْوٰى ذٰلِكَ خَيْرٌ (الاعراف آیت: ۲۷)

اصل لباس تو اللہ کی نظر میں تقویٰ کا لباس ہے۔ عید سے دوران چونکہ بہت ریاضت اور عبادت کی توفیق ملتی ہے اور انسانی نفس کے کئی بد، غیر متقی کپڑے پھٹ پھٹ کر بدن سے اترتے رہتے ہیں۔ اور تقویٰ کا نیا لباس پہنا جاتا ہے اسی حقیقت کو ظاہر کرنے کی خاطر آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے تمثیلاً اچھے اور نئے کپڑے پہننے کی تلقین فرمائی۔ جس طرح

اصل قربانی

تو روح کی قربانی ہے۔ لیکن اس کی یاد میں بکرے ذبح کئے جاتے ہیں۔ بکرے ذبح کرنا کوئی مقصود تو نہیں ہے۔ بکرے ذبح کرنے سے اللہ تعالیٰ کو کیا فائدہ ہو سکتا ہے۔ ہاں وہ روحیں جو ذبح ہو رہی ہوتی ہیں اللہ کی خاطر، وہ واقفین زندگی جو عمر بھر کے لئے خدا سے عہد کرتے ہیں وفا کا اور ہر مشکل اور ہر مصیبت میں وفا کے اس عہد کو نباہتے ہیں، وہ ہے قربانی۔ اور ظاہری قربانی تو ایک علامت ہے۔

پس کپڑے جو ہم نئے پہنتے ہیں یہ اس طرف اشارہ ہے کہ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے اپنی امت سے یہ توقع فرمائی اور یہ بتانا چاہا کہ جس طرح تم نے نئے روحانی کپڑے زیب تن کئے ہیں اب تم حق رکھتے ہو کہ نئے جسمانی کپڑے بھی زیب تن کرو۔ اللہ نے تم پر احسان کیا۔ تمہارے پرانے بوسیدہ فسق و فجور کے کپڑے پھاڑ کر الگ کر دیئے تمہارے بدنوں سے اور تقویٰ کے نئے لباس تمہیں پہنائے ہیں رمضان شریف میں۔ پس یہ نئے کپڑے تمہیں مبارک ہوں۔ اور ان کپڑوں کی پیروی میں اب تمہیں حق ہے کہ تم جسمانی علامت کے طور پر بھی دوسرے کپڑے پہنو۔ عید کا فلسفہ یعنی

اسلامی عید کا فلسفہ

ایک بہت ہی عظیم الشان اور گہرا اور وسیع فلسفہ ہے۔ اس عید کو ظاہری دنیا کی عیدوں سے یا اہل دنیا کی عیدوں سے کوئی بھی مشابہت نہیں ہے۔ اب آپ نے دیکھ لیا کہ جہاں تک کپڑوں کا تعلق ہے اسلامی نظریہ کپڑوں کے بارے میں بالکل مختلف ہے۔ ایک غریب بھی جو رمضان سے حقیقت میں تقویٰ کی زندگی بسر کرتے ہوئے گزرا ہو، اللہ کی نظر تو اس کے کپڑوں پر پڑ رہی ہوتی ہے۔ ظاہری طور پر اس نے کچھ بھی نہ پہنا ہو تب بھی خدا کی آنکھ یہ دیکھ رہی ہوتی ہے کہ یہ تقویٰ کا لباس زیب تن کرکے نکلا ہے۔ یہ ہے میرا پیارا بندہ۔ یہ ہے وہ زینت جو حقیقت میں مسجد کو رونق بخشا کرتی ہے۔ جبکہ دنیا میں جتنے دوسرے مذاہب ہیں یا جتنی قومیں عیدیں مناتی ہیں ان میں اس فلسفے کا کلیۃً فقدان ہے۔ جن آیات کریمہ کی میں نے تلاوت کی تھی ان میں بھی عید ہی کا فلسفہ بیان ہوا ہے۔

اور سب سے پہلے حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی ایک عید کا ذکر فرمایا گیا ہے۔ وہ نبیؐ جس کو ساری دنیا کے لئے اور ہمیشہ کے لئے نمونہ بنایا گیا اس کی عید کو نمونے کے طور پر تمام بنی نوع انسان کے سامنے رکھ دیا گیا۔ اور پھر وہ فلسفہ بیان فرمایا گیا جو حقیقی عید کا فلسفہ ہوتا ہے اور پھر مومن کی توجہ دوبارہ اس عید کی طرف منعطف کروائی گئی جو حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی عید تھی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ وَ وَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ الَّذِيْٓ اَنْقَضَ ظَهْرَكَ وَ رَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ۔

کہ اے میرے بندے! کیا ہم نے تجھے شرح صدر نہیں عطا فرما دیا۔ لیکن شرح صدر کس چیز پر؟ اتنی عظیم قربانیاں ہم نے تجھ سے لیں کہ گویا انسان کی کمر توڑنے کے لئے کافی تھیں۔ اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ وَ وَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ الَّذِيْٓ اَنْقَضَ ظَهْرَكَ کمر توڑ بوجھ تھا تیرے اوپر، لیکن ہماری خاطر تو نے اٹھا لیا۔ حَمَلَهَا الْاِنْسَانُ (الاحزاب آیت: ۷۳) جو قرآن کریم میں آتا ہے یہ اسی کی طرف اشارہ تھا۔ جب تو نے وہ بوجھ ہماری خاطر اٹھایا اور اپنی ساری زندگی اس بوجھ کو اٹھانے میں وقف کر دی تب ہم نے وہ بوجھ تجھ سے اٹھا لیا۔

اور یہ تیری عید ہے

وَ رَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ اور جس طرح عید کے دن اللہ کا ذکر بلند کیا جاتا ہے فرمایا کہ ہم نے اس ذکر کی بلندی میں تجھے بھی اپنے ساتھ شامل کر لیا۔ اب ہمیشہ جب بھی مسلمان عید منایا کریں گے جہاں میرے ذکر بلند کریں گے وہاں تیرے نام کو بھی ساتھ بلند کیا جائے گا وَ رَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ اس میں کسی انسانی خواہش کا انسانی تمنا کا دخل نہیں۔ یہ ہمارا فعل ہے۔ ہم نے تیرے ذکر کو تیری خاطر تیرے پیار کی خاطر بلند کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ یہ ہے وہ عید

حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی عید

جس کو نمونے کے طور پر ہمارے سامنے رکھ کر پھر اللہ تعالیٰ اس مضمون سے تھوڑا سا انحراف فرما کر فلسفہ عید بیان فرماتا ہے۔ فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ۝ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا کہ وہ قومیں جو آسانیاں چاہتی ہیں، جو ترقیات چاہتی ہیں، جو نعمت کے حصول کی خواہاں ہیں انہیں کبھی نہیں بھلانا چاہیئے اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا کہ تنگی اور تکلیف کی زندگی میں سے نکل کر تمہارے لئے کامیابیوں کا راستہ ہے۔ اس کے سوا کوئی راستہ نہیں ہے کامیابی تک پہنچنے کا۔

یہ رمضان شریف، اور یہ بعد کی عید بعینہٖ یہی منظر پیش کرتے ہیں کہ نہیں! ایک شدید سختی کے دور سے گزر کر ہم نکلے ہیں اور یہ عید ہمیں یہ بتا رہی ہے کہ فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا۔ لیکن اسلام ایک کامل دین ہے۔ اور کسی منزل کو آخری منزل قرار نہیں دیتا بلکہ مسلمان کو ایک جاری جدّ وجہد کے اندر مبتلا فرما دیتا ہے۔ اس کو بتاتا ہے کہ جس کو تم نے منزل سمجھ لیا اپنے سفر حیات میں وہی تمہاری موت کا پیغام بن جائے گی۔ تمہاری منزل مسلسل سفر ہے۔ چنانچہ فرمایا فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ۝ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا کہ ہر یُسر کی حفاظت کے لئے ایک اور عُسر میں سے تمہیں گزرنا پڑے گا۔ اور یہ ایک

لامتناہی جدّ وجہد کا دَور

ہے جو کبھی مسلمان کے اوپر ختم نہیں ہو سکتا۔ اور حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی زندگی کا وہی مضمون یہاں اُدر کھل جاتا ہے۔ کبھی کسی ایک مقصد کو حاصل کرنے کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم غافل نہیں ہوئے۔ ان معنوں میں آرام نہیں فرمایا جن معنوں میں بنی نوع انسان آرام کیا کرتے ہیں۔ بلکہ ایک مسلسل اور جاری جد وجہد تھی۔ ایک چوٹی سر کی تو دوسری چوٹی سامنے تھی۔ دوسری چوٹی سر کی تو تیسری چوٹی سامنے تھی۔ لامتناہی ترقیات کا سلسلہ تھا۔

فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ۝ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا میں اور بھی بہت سے لطیف پیغامات ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ قوموں کے عروج اور زوال کی ساری داستان اگر ایک فقرے میں کہی جاتی ہو تو اس سے زیادہ پیارا، اس سے زیادہ کامل فقرہ اور کوئی نہیں ہو سکتا کہ فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ۝ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ۝ تمام تاریخ عالم پر آپ نظر ڈال کر دیکھیں وہ تمام قومیں جو آدم سے لیکر آج تک ہمارے سامنے آئیں اور چلی گئیں اُن کے عروج و زوال کی داستان اُن کی عیدوں کی کہانیاں اور ان کی عیدوں کے ضائع ہو کر بکھر جانے کی کہانیاں اس آیت میں موجود ہیں۔ سختی کے دور میں سے جو قومیں گزریں، جنہوں نے اپنے اوپر سختیوں کو خود وارد کیا۔ جنہوں نے اپنی قربانیوں کے معیار کو بڑھایا، خدا کا وعدہ ہمیشہ ان کے حق میں پورا ہوا۔ خواہ وہ خدا کو ماننے والی تھیں یا نہیں ماننے والی تھیں۔ یہ ایک رحمت عام کا اعلان ہے۔ اس میں مذہب کی کوئی تفریق نہیں ہے۔ ہر وہ قوم جس نے محنت کی ہے اللہ تعالیٰ نے اس کو محنت کا پھل دیا ہے اور یہی اس میں پیغام ہے اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا۔ اور

قومیں جب ترقی کر جاتی ہیں

تو اُن کو یاد کروایا جاتا ہے کہ تمہاری ترقی اس بات پر منحصر تھی کہ تم نے محنت کی تھی۔ اگر تم تنعم کی زندگی پر راضی ہو گئے اور اپنے لئے یہی زندگی پسند کر کے بیٹھ گئے یا یہ سمجھ لیا کہ تم خدا کی خاص لاڈلی قوم ہو تمہیں یہ ترقی نصیب ہو گئی اور اب اس کو تم برقرار رکھ سکو گے تو خبردار! اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ہم دوبارہ تمہیں بتلاتے ہیں کہ اس ترقی کا قرار، اس کا استقرار منحصر ہے اس بات پر کہ تم دوبارہ پھر ایک جدّ وجہد کا آغاز کرو۔ اور دوبارہ اپنے اوپر ایک نئی سختی کی زندگی وارد کرو۔ اگر نہیں کرو گے تو تمہارا سارا ماحصل تمہارے ہاتھ سے جاتا رہے گا اور دوبارہ تم ذلتوں اور نکبتوں کی طرف لوٹنے پر مجبور کر دیئے جاؤ گے۔ تو تمہاری کرنا تمہیں اس قانون کی لازماً پیروی کرنی پڑے گی اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا تم یہ سمجھو گے کہ تم مصیبت سے بچ کر عیش و عشرت کی زندگی بسر کرو۔ لیکن خدا کی تقدیر تمہیں اجازت نہیں دے گی۔ تمہیں لازماً عُسر کی طرف لوٹا دیا جائے گا۔ اس لئے چاہو یا نہ چاہو تمہارا مقدر یہی ہے کہ تم کوشش اور جدّ وجہد کے بعد جو تم پھل پاتے ہو اس کی لذتوں سے تم تب تک استفادہ کر سکو گے جب تک محنت کی زندگی کو اپنا شعار بنائے رکھو گے۔ غافل ہو جاؤ گے تو خدا کی تقدیر غافل نہیں ہو گی یہ اس کا قانون ہے۔ دشمنیاں تمہیں آ لیں گی اور تمہارا کوئی بس نہیں چلے گا اور کوئی پیش نہیں جائے گی۔ اور پھر تم ایک نہایت فلاکت زدہ زندگی بسر کرنے پر مجبور کر دیئے جاؤ گے۔ یہ خلاصہ ہے ساری

بنی نوعِ انسان کی تاریخ

کا۔ جیسا کل سچ تھا ویسا آج بھی سچ ہے۔ اور کل بھی اسی طرح سچ رہے گا۔

اس میں غریب قوموں کے لئے بھی ایک بڑا پیغام ہے اور اس آیت کے تکلّے کو ایک اور پہلو سے دیکھیں تو ایک اور مضمون سامنے آجاتا ہے۔ دنیا میں مختلف قومیں مختلف حال پر ملتی ہیں۔ بعض ایسی قومیں ہیں جو ترقی کی آخری منازل پر پہنچی ہوئی ہیں اور اس عروج کے نتیجہ میں اُن میں تکبّر پیدا ہو جاتا ہے۔ انسان ترقی یافتہ اور پسماندہ قوموں میں بٹتا جاتا ہے۔ ان حسرت زدہ قوموں کے لئے کیا خوشخبری ہے جو اپنے آپ کو ایسے بُرے حال میں پاتی ہیں کہ اپنی روٹی کے لئے بھی وہ دستِ نگر ہوتی ہیں ان قوموں کی جو ترقی یافتہ قومیں کہلاتی ہیں اپنے ہتھیاروں کے لئے، اپنی بقا کے لئے، اپنی تعلیم کے لئے۔ کشکول اُن کے مقدر میں لکھا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اُن کو بتاتا ہے کہ اے میرے بندو! تمہارے لئے مایوس ہونے کی کوئی وجہ نہیں ان قوموں نے جس قانون کے تابع ترقی کی تھی میں تمہیں بتاتا ہوں کہ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا لازماً تمہارا عُسر بھی یُسر میں تبدیل کر دیا جائے گا، اگر اس قانون کی پیروی کرو گے۔ ایک انگریز شاعر نے اسی بات کو اپنے بھونڈے اور کمزور رنگ میں یوں بیان کیا:۔

IF WINTER COMES CAN
SPRING BE FAR BEHIND?

کہ اگر خزاں آگئی ہے تو کیا بہار کا موسم بہت دور پیچھے تو نہیں ہے نا، وہ بھی آ ہی جائے گا۔ تو اس سے مجھے یہ اشارہ ملا کہ یہ قانونِ قدرت ہر دوسری چیز پر عائد ہے۔ نظامِ قدرت میں بھی یہی چیز ملتی ہے۔

ہر عُسر کے بعد ایک یُسر

خدا نے رکھا ہوا ہے اور ہر یُسر کے بعد پھر اُس عُسر کا دَور آتا ہے اور یہی زندگی کا نام ہے۔ یہی فلسفہ حیات ہے۔ یہی فلسفۂ کائنات ہے جو ہر چیز پر حاوی چلا جا رہا ہے۔

اس عمومی فلسفے کو بیان کرنے کے بعد پھر اللہ تعالیٰ اصل مضمون کی طرف مومن کی توجہ پھیر دیتا ہے۔ فرماتا ہے یہ تو عام قانون تھا۔ مگر ایک اور قانون ہے جسے محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلّم کے غلاموں کو نہیں بھلانا چاہیئے۔ اور وہ قانون یہ ہے کہ دُنیا کی قومیں تو دُنیا کی نعمتوں پر راضی ہو جایا کرتی ہیں۔ اس لئے ان کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا۔ لیکن تم محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلّم کے غلام ہو۔ تمہاری عید یہاں ختم نہیں ہو جاتی۔ تمہاری عید کا معراج اَور ہے اور وہ یہ ہے :-

فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ وَاِلٰی رَبِّكَ فَارْغَبْ ہر جدّوجہد کے دَور سے گزرنے کے بعد جب تم کامیابیاں اور نعمتیں پاؤ تو تمہاری توجہ اپنے ربّ کی طرف پھرنی چاہیئے۔ پھر کھڑے ہو جانا فَانْصَبْ میں پھر محنت کی طرف اشارہ ہے۔ دراصل وہی مضمون ہے لیکن اور رنگ میں حقیقی محنت کی طرف متوجہ ہو۔ اور وہ حقیقی محنت ہے اللہ سے ملنے کے لئے محنت کرنا۔ اپنے ربّ کو پانے کے لئے جدّوجہد کرنا۔

تو جس عید سے مضمون کا آغاز فرمایا گیا تھا اسی پر اس مضمون کی انتہا کی گئی۔ اور دوبارہ مومن کی توجہ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلّم کی حقیقی عید کی طرف پھیر دی گئی کہ دیکھو! جس بندے کا مَیں نے ذکر کیا تھا اور اپنی نعمتوں کا ذکر کیا تھا۔ اس کی تو جنت ہی "مَیں" تھا۔ اس کی نعمتوں کا معراج "مَیں" تھا۔ چنانچہ ہر نعمت جو مَیں نے اس کو عطا فرمائی اس کے بعد پھر اُس نے میرے لئے جدّوجہد کا آغاز کیا۔ پس مَیں اس کے دِل کی تمنا کی خاطر اس کو یہ کہتا ہوں کہ اے محمدؐ! مَیں جانتا ہوں کہ تیرے دِل میں کیا ہے۔ پس تجھے اجازت دی جاتی ہے کہ ہر نعمت جو مَیں تجھ کو عطا کروں اس کے بعد دوبارہ میری خاطر ایک مشقت کے دَور کا آغاز کر۔ وَاِلٰی رَبِّكَ فَارْغَبْ اور اپنے ربّ کی طرف توجہ دے اور اپنے ربّ کی طرف مائل ہو جا۔ اور اسی طرح لذّتیں حاصل کر۔

پس آج کی عید جو ہم گزار رہے ہیں یہ بھی ایک کڑے رمضان میں سے نکلنے کے بعد کی عید ہے۔ لیکن

حقیقی عید اُسی کو نصیب ہوگی

جو اس عید کے فلسفے کو سمجھ کر اپنے ربّ کی طرف رُجوع کرنے کے مضمون کو کبھی نہ بھُولے۔ اگر یہ عید اس مضمون کو بھُلانے والی عید ہے تو ایسے لوگوں کے لئے پھر وہی پیغام ہے کہ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا خبردار! تمہارے مقدّر میں عُسر لکھا جائے گا۔ اور یہ عید تم سے چھین لی جائے گی۔ اور اگر یہ مضمون تمہیں یاد رہے گا اور ہر جدّوجہد کے بعد جب خدا کی طرف سے آسائش کا دَور آئے گا تم اپنے ربّ کی طرف اپنی توجہ کا رُخ پھیر دو گے اور دین کو خالص کرتے ہوئے اپنے ربّ کی طرف ہی رغبت کرو گے تو تمہیں مبارک ہو۔ تمہیں محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلّم کی عید عطا کی جائے گی جو دائمی عید ہے۔ جو ازلی اور ابدی عید ہے۔ اور دُنیا کی کوئی طاقت اس عید کی خوشی کو کسی انسان سے نہیں چھین سکتی"۔

آخر میں حضورؒ نے فرمایا :-

"اب میں آپ کو عید مُبارک کہتا ہوں اپنی طرف سے، ان معنوں میں جن معنوں میں مَیں نے بیان کیا ہے۔ آپ کو بھی عید مُبارک ہو۔ اُن کو بھی عید مُبارک ہو جن کے ماں باپ نہیں ہیں۔ کیونکہ جس عید کا مَیں نے ذکر کیا ہے یہ کپڑوں سے بھی بالا ہے، ماں باپ کے ہونے اور نہ ہونے سے بھی بالا ہے۔ یہ ایسی عجیب عید ہے کہ اس کا دُنیا کے حوادث سے تعلق ہی کوئی نہیں۔ یہ مہجوروں کو بھی مبارک ہو۔ کیونکہ مہجوروں کے لئے بھی یہ عید، عید کا پیغام لے کے آتی ہے، اگر اس کی حقیقت کو سمجھ جائیں۔ اور اُن کو بھی مبارک ہو یہ عید جن کو اللہ نے وصل کی نعمتیں عطا فرمائی ہیں۔ اُن کو بھی مُبارک ہو جو آج یہاں اکٹھے ہوئے ہیں محض اس لئے کہ

خدا کی طرف سے مقرر کردہ خلیفہ کا یہ مرکز ہے آج کل۔ اور اس کے سوا اَور کوئی اہمیت نہیں اُن کے دِل میں۔ ایک پیار ہے محض لِلّٰہ۔ تو جو لوگ باہر سے تکلیفیں اُٹھا کر، مشقّت کر کے۔ اپنے گھروں کے آراموں کو چھوڑ کر عید یہاں منانے آئے ہیں، مسافری کی حالت ہیں، اُن کو بھی مبارک ہو اور وہ جو نہیں آ سکے اور گھروں میں بیٹھے ہوئے ہیں اُن کو بھی مُبارک ہو۔ اور وہ بھی جن کے دُور دُور سے حسرتوں کے ساتھ پیغام آ رہے ہیں کاش! ہم یہاں آ سکتے اور نہیں آ سکے، غیر ملکوں سے قادیان سے، ہندوستان سے، دوسری جگہوں سے، امریکہ اور یورپ، اور افریقہ اور آسٹریلیا اور چین اور جاپان اور انڈونیشیا اور دیگر ممالک سے، اُن سب بھائیوں کو بھی ہم سب کی طرف سے عید مُبارک ہو۔

پس یہ عید ایک ایسی عید ہے جس کی مُبارک کو کوئی وقتی حالت ہم سے چھین نہیں سکتی۔ یہ عید اور اس کی مُبارک باد اتفاقی حادثات سے بالا ہے۔ پس آج امیروں کے لئے بھی یہ عید مُبارک ہے اور

غریبوں کے لئے بھی یہ عید مُبارک ہے

بیواؤں کے لئے بھی یہ عید مبارک ہے اور ان سہاگنوں کے لئے بھی یہ عید مبارک ہے جو اپنے گھروں میں خوشیوں کی زندگی بسر کر رہی ہیں۔ دُکھ بیماروں کے لئے بھی یہ عید مُبارک ہے اور سہولت سے زندگی بسر کرنے والوں کے لئے بھی یہ عید مبارک ہے۔ یہ عید مبارک ہے اُن کے لئے جو چٹیوں میں مُبتلا کئے گئے۔ اور یہ عید مبارک ہے اُن کے لئے جن کے لئے رزق کی فراخی کی گئی۔ امیر و غریب، بیمار اور صحت مند آج ہر ایک کی عید ہے۔ اور یہ وہ عید ہے جس کی مبارک کو کوئی شیطان کسی انسان سے کسی حالت میں بھی چھین نہیں سکتا۔ کیونکہ رضائے باری تعالیٰ کی عید ہے۔ اور رضائے باری تعالیٰ پر شیطان کی کوئی دسترس نہیں ہو سکتی۔

پس ان معنوں میں تمام دُنیا کے احمدیوں کے لئے عید مُبارک ہو۔ عالمِ اسلام کے لئے عید مُبارک ہو۔ اور اُن کو حقیقی عید کی رُوح کو سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق اللہ تعالیٰ عطا فرمائے۔ آمین

اللہ تعالےٰ ہمارے گناہ بخشے۔

جو کوتاہیاں ہم سے ہُوئیں ان کو نظر انداز فرما دے۔ اگر جدّوجہد کے رستوں کے حق ادا نہیں کر سکے خواہ جان کر یا غلطی اور خطا سے، وہ ہمیں بخشش عطا فرمائے۔ عفو اور درگذر سے کام لے۔ رحم کرے ہمارے حال پر اور ہمیں آئندہ توفیق عطا فرمائے کہ اس کی رضا کی راہوں پر چلتے ہُوئے بیش از بیش اس کی رضا کو حاصل کرتے رہیں۔ یہی ہماری عید ہے۔ اور یہ دائمی عید ہے اللہ اس کو قائم اور دائم اور سلامت رکھے آمین"۔

خطبہ ثانیہ کے بعد فرمایا :-

"آئیے اب دُعا کر لیں"۔

چنانچہ حضور نے پُرسوز اجتماعی دُعا کرائی۔ دُعا کے بعد حضور اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ کہہ کر واپس تشریف لے گئے۔

(منقول از روزنامہ الفضل ربوہ ۲۲ر ستمبر ۱۹۸۲ء)

ولادتیں

(۱) مکرم عبدالعزیز صاحب اصغر کارکن نظارت دعوت و تبلیغ قادیان کو اللہ تعالیٰ نے ایک بچے کے بعد پہلی بچی عطا فرمائی ہے جو مکرم عبدالعظیم صاحب درویش کی پوتی اور مکرم عبدالشکور صاحب فاروقی آف جے پور کی نواسی ہے۔ مکرم عبدالعزیز صاحب نے اس خوشی میں مبلغ دس روپے مد اعانت بدر میں ادا کئے ہیں جزاہ اللہ خیرًا۔

(۲) اللہ تعالےٰ نے مورخہ ۳ر۴ر اکتوبر کی درمیانی شب مکرم فرید احمد صاحب امروہوی کارکن دفتر وقفِ جدید کو دوسرا بیٹا عطا فرمایا ہے۔

(۳) مکرم سید ابوالفیض ناصر احمد صاحب آڈیٹر اکاؤنٹنٹ جنرل بھوبنیشور کو بتاریخ ۹ر۹ر۸۲ء اللہ تعالیٰ نے دو بیٹیوں کے بعد پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے جس کا نام بشارت احمد طاہر تجویز کیا گیا ہے۔ نومولود مکرم سید کریم بخش صاحب ساکن سرلو نیا گاؤں کا پوتا ہے اس خوشی میں نومولود کی والدہ نے بطور شکرانہ پانچ روپے ادا کئے ہیں ★ قارئین بدر سے نومولودین کے نیک صالح اور خادم دین ہونے اور صحت و عافیت والی درازی عمر کے لئے دُعا کی درخواست ہے (ادارہ)

خونریزی اور تکلیف دہ سات صدیوں کے صبر آزما طویل انتظار کے بعد

سرزمین سپین میں پہلی مسجد کا افتتاح

روزنامہ "الفضل" ربوہ کے وقائع نگار خصوصی محترم مسعود احمد صاحب دہلوی کی مفصل رپورٹ

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے فرمایا ہے

اِنَّ الَّذِیْ فَرَضَ عَلَیْکَ الْقُرْاٰنَ لَرَآدُّکَ اِلٰی مَعَادٍ (القصص آیت ۸۶)

وہ خدا جس نے تجھ پر قرآن فرض کیا ہے اپنی ذات کی قسم کھا کر کہتا ہے کہ وہ تجھے اس مقام کی طرف لوٹا کر لائے گا۔

یہ پیشگوئی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں فتح مکہ کے موقع پر نہایت شان کے ساتھ پوری ہوئی۔ جس بستی سے کفار مکہ نے آپ کو نکلنے اور وہاں سے ہجرت کرنے پر مجبور کر دیا تھا۔ خدا تعالیٰ نے اپنی اس پیشگوئی کے بموجب آپ کو فاتح کی حیثیت سے واپس لایا اور ہمیشہ کے لئے اسے آپ کا زیرنگین بنا دیا اس میں شک نہیں کہ یہ پیشگوئی فتح مکہ کے موقع پر نہایت شان سے پوری ہوئی لیکن فی الاصل یہ ایک دائمی پیشگوئی ہے اس میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو یہ بشارت دی ہے کہ مخالفین اسلام جن علاقوں سے بھی ظلم کی راہ سے اسلام کو مٹانے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نام لیواؤں کو وہاں سے نکالنے میں بظاہر کامیاب ہوں گے ان کی یہ کامیابی عارضی ہو گی۔ خدا تعالیٰ اسلام کو ضرور بالضرور پھر وہاں واپس لائے گا اور اسے ایسا غلبہ عطا کرے گا جو دائمی ہو گا۔ قرآن مجید کی اس پیشگوئی کی رو سے سات آٹھ سو سال تک سپین میں حکمران رہنے کے بعد اسلام کا اس سرزمین میں واپس آنا مقدر تھا اور اس امر کے باوجود مقدر تھا کہ آج سے صدیوں قبل سپین سے اسلام کے اخراج کے وقت وہاں کے عیسائی یہ دعویٰ کیا کرتے تھے (نعوذ باللہ) ہم نے سپین سے اسلام کو ہمیشہ ہمیش کے لئے رخصت کر دیا ہے اب اسلام اس زمین میں کبھی واپس نہیں آئے گا چنانچہ سپین میں مسلمانوں کی عبرتناک تباہی کے وقت سپین کے عیسائی ایک گیت بکثرت الاپا کرتے تھے جس کا ایک بول یہ تھا

"Here the Qoran faded away
Here in the Cross was borne"
(Spanish Ballads
by Lock Hart)

(شہر میں بلند کی جانے والی) صلیب اس امر کو آشکار کر رہی تھی کہ (نعوذ باللہ) یہاں سے قرآن کا جنازہ نکل چکا ہے۔ لیکن قرآن الہی بے مثل دائمی شریعت نازل کرنے والے خدا نے اپنے کلام پاک میں

اِنَّ الَّذِیْ فَرَضَ عَلَیْکَ الْقُرْاٰنَ لَرَآدُّکَ اِلٰی مَعَادٍ

کے الفاظ میں یہ پیشگوئی کر رکھی تھی کہ اسلام کو دنیا کے کسی علاقہ سے ہمیشہ کے لئے نہیں مٹایا جا سکتا جہاں بھی اسلام کے دشمن اسے بظاہر مٹانے میں کامیاب ہوں گے خدا تعالیٰ اسلام کو پھر وہاں واپس لائے گا اور اسے دائمی غلبہ عطا کرے گا۔

قرطبہ سے مسلمانوں کو نکلے ہوئے سات سو برس سے اوپر اور بقیہ سپین سے ان کے مکمل اخراج پر پانچ سو برس گزر گئے لیکن وہاں پر اسلام کے واپس آنے کے کوئی آثار ظاہر نہ ہوئے یہ بات ہر دردمند مسلمان کے دل میں کانٹے کی طرح کھٹک رہی تھی اور وہ خون کے آنسو رو رہا تھا۔ یہ ٹیس سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے دل میں بڑی شدت سے اُٹھی اور آپ نے ۱۹۴۶ء میں سپین میں باقاعدہ احمدیہ مسلم مشن کا آغاز فرماتے ہوئے مولوی کرم الٰہی صاحب ظفر کو مبلغ اسلام کے طور پر بھجوایا گو سپین میں مذہبی آزادی نہیں تھی تاہم حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی دعاؤں سے ظفر صاحب کو سپین میں اسلام کی تبلیغ کا موقع ملا ۱۹۷۰ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ سپین میں تشریف لے گئے آپ غرناطہ کے "الحمرا پیلس ہوٹل" میں قیام فرما تھے۔ ایک رات آپ نے انتہائی اضطراب کی حالت میں جاگ کر گزاری اور آپ رات بھر خدا تعالیٰ کے حضور مضطرب دل کے ساتھ رو رو کر دعائیں کرتے رہے کہ اے خدا تو سپین میں اسلام کے جلد غالب آنے کے سامان مہیا کر اور یہاں اپنی توحید اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کے اعلان کے لئے ایک مسجد تعمیر کرنے کی راہ ہموار کر۔ آخر شب آپ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے قرآن مجید کی یہ آیت الہام ہوئی

وَمَنْ یَّتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰہِ فَھُوَ حَسْبُہٗ ط اِنَّ اللّٰہَ بَالِغُ اَمْرِہٖ ط قَدْ جَعَلَ اللّٰہُ لِکُلِّ شَیْءٍ قَدْرًا ہ (الطلاق آیت ۴)

(ترجمہ:- اور جو کوئی اللہ پر توکل کرتا ہے وہ (اللہ) اس کے لئے کافی ہے۔ اللہ یقیناً اپنے مقصد کو پورا کر کے چھوڑتا ہے۔ اللہ نے ہر چیز کا اندازہ مقرر کر چھوڑا ہے۔

اس الہام کے ہوتے ہی آپ کا اضطراب دور ہو گیا اور دل سکینت اور اطمینان سے بھر گیا آپ نے سمجھ لیا کہ سپین میں مسجد کے قیام کی راہ ضرور ہموار ہو گی لیکن ابھی اس میں کچھ وقت لگے گا اور جو اندازہ خدا نے اس کے لئے مقرر کیا ہے اس وقت معین پر مسجد کی تعمیر ضرور عمل میں آئے گی اور اس کے ذریعہ سے اسلام اس سرزمین میں ضرور غالب آ کر رہے گا چنانچہ آپ نے مبلغ اسلام مکرم مولانا کرم الٰہی صاحب ظفر کے ذریعہ مسجد کے لئے زمین کی تلاش جاری رکھی آخر اس الہام کے پورے دس سال بعد ۱۹۸۰ء میں خدا تعالیٰ نے قرطبہ سے میڈرڈ جانے والی شاہراہ پر قرطبہ سے ۳۵ کلومیٹر دور پیدرو آباد نامی قصبہ کے قریب ایک وسیع قطعہ زمین خریدنے کا غیر معمولی انتظام کرایا اور درمیان میں حائل تمام مشکلات دور کر کے ایسا تصرف فرمایا کہ سپین کی حکومت نے اس پر مسجد تعمیر کرنے کی اجازت دے دی چنانچہ آپ نے سپین تشریف لے جا کر ۹ر اکتوبر ۱۹۸۰ کو اللہ تعالیٰ کے حضور متضرعانہ دعا کے ساتھ سرزمین طارق پر ساڑھے چھ سو سال کے طویل زمانہ کے بعد قرطبہ کے نواح میں پہلی مسجد کا سنگ بنیاد اپنے دست مبارک سے نصب فرمایا اور دو سال کے اندر اندر آپ کی تفصیلی ہدایات کے مطابق مسجد اور مشن ہاؤس کی خوبصورت عمارت پایۂ تکمیل کو پہنچ گئی۔ آپ نے ۱۰ر ستمبر ۱۹۸۲ء کو خدائی بشارت کے تحت تعمیر کردہ اس تاریخ ساز مسجد کا افتتاح خود فرمانا تھا مگر آپ ۹ر جون ۱۹۸۲ء کو عالم جاودانی کی طرف رحلت فرما گئے۔ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ہاتھوں اس مسجد کے افتتاح کے مبارک موقع پر احباب جماعت چار دانگ عالم سے بڑا عظم اور وفود کی صورت میں جزائر سے آئے اور ان کے آنے سے پیدرو آباد کے گرد و نواح اور مسجد بشارت کے وسیع احاطہ کی رونق میں روز بروز اضافہ ہوتا چلا گیا۔ یہاں تک کہ قرطبہ اور قرطبہ سے میڈرڈ جانے والی شاہراہ پر واقع ہوٹلوں میں مہمانوں کو ٹھہرانے کے لئے مزید گنجائش نہ رہی۔

قرطبہ کے نواح میں جہاں کی جامع مسجد دنیا کی سب سے بڑی اور وسیع ترین مسجد ہے اور عیسائی جس کے ایک حصہ کو گرجا کے طور پر استعمال کرتے ہیں ساڑھے چھ سو سال بعد سب سے پہلی مسجد کی تعمیر اہل سپین کے لئے حیرت و استعجاب، ایک گونہ پریشانی اور ایک لحاظ سے مسرت کا موجب بنی ہوئی ہے۔ حیرت و استعجاب اور پریشانی کا اظہار کٹر عیسائی حلقوں کی طرف سے کیا جا رہا ہے وہ اسے سپین میں اسلام کی ازسرنو واپسی سے تعبیر کر رہے ہیں اس کے بالمقابل عوام کی ایک خاصی اکثریت جو عیسائیت سے زیادہ دلچسپی رکھتی ہے اس امر پر خوش ہے کہ مذہبی آزادی کے اس نئے دور میں انہیں اسلام کے متعلق براہ راست مسلمانوں سے صحیح اور مستند معلومات حاصل کرنے کا موقع ملے گا اور انہیں اپنے ماضی کے طویل دور کا کہ جب ان کے ملک پر آٹھ صدیوں تک مسلمان حکمران رہے اور ابن حزم، ابن رشد اور محی الدین ابن عربی ایسے نامور فضلاء اور دیگر روزگار وجود پیدا ہوئے جن کی بدولت سپین تہذیب و تمدن اور علوم و فنون

میں بار بار عروج کو پہنچا) اس کے صحیح پس منظر میں مطالعہ کرنے کا موقع ملے گا مسجد کی تعمیر میں اہل سپین کی گہری دلچسپی اور ملے جلے تاثرات کا پتہ لوگوں کی مسجد میں بکثرت آمد اور اخبارات میں مسجد کی افتتاح سے متعلق وسیع پیمانہ پر خبروں کی اشاعت سے چلتا ہے۔ چنانچہ مختلف شہروں سے اشاعت پذیر ہونے والے اخبارات نے نہ صرف یہ کہ افتتاح کی خبریں بکثرت شائع کیں بلکہ افتتاح سے قبل ہی حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی تشریف آوری کے ساتھ اخباری نمائندے بکثرت آکر حضور سے ملاقاتیں کرتے اور بڑی کثرت کے ساتھ تفصیلی خبریں شائع کرتے رہے۔

مسرت وشادمانی کی لہر اور عید کا سماں

مسجد بشارت کے افتتاح کے لئے ۱۰ ستمبر کا دن مقرر تھا لیکن دوسرے ممالک سے احباب جماعت کی آمد کا سلسلہ کئی روز پہلے سے شروع ہو چکا تھا جس ملک سے بھی لوگ قرطبہ پہنچتے وہ قرطبہ شہر یا اس کے نواحی علاقوں کے ہوٹلوں میں سے کسی ہوٹل میں اپنے قیام کا انتظام کرنے کے بعد پہلی فرصت میں پیدروآباد کا رخ کرتے تا کہ مسجد بشارت کی زیارت کرکے اس میں نفل ادا کر سکیں چنانچہ دن بھر مہمانوں کی آمد کا سلسلہ جاری رہتا۔ احباب اللہ تعالیٰ کی تحمید و تمجید کرتے اور درود پڑھتے ہوئے مسجد کے احاطہ میں داخل ہوتے اور پہلے سے آئے ہوئے مہمانوں کے ساتھ بغلگیر ہو کر ایک دوسرے کو مبارکباد دیتے۔ ہشاش بشاش چہروں اور مصافحوں اور معانقوں کا یہ منظر بہت بھلا معلوم ہوتا اور تھوڑے تھوڑے وقفہ سے نئے مہمانوں کی آمد کی وجہ سے اس کا سلسلہ تمام دن جاری رہتا مسرت وشادمانی کی یہ لہر ۱۰ ستمبر کی صبح کو اپنے نقطۂ عروج پر جا پہنچی اور صحیح معنوں میں عید کا سماں بندھ گیا جس میں نماز جمعہ تک مسلسل اضافہ ہوتا چلا گیا۔ چالیس کے قریب ممالک سے قریباً دو ہزار نمائندے ایک مرکز پر آ جمع ہوئے۔ ان ممالک میں جس کے خوش نصیب نمائندوں کو اس مقدس تاریخی تقریب میں شمولیت کی سعادت حاصل ہوئی سپین اور پاکستان کے علاوہ انگلستان، ہالینڈ، مغربی جرمنی، سوئٹزرلینڈ، فرانس، بلجیم، اٹلی، ترکی، یونان، ڈنمارک، سویڈن، ناروے، امریکہ، کینیڈا، ٹرینیڈاڈ، نائیجیریا، گھانا، سیرالیون، گیمبیا، زمبابوے، تنزانیہ، یوگنڈا، ماریشس، لیبیا، انڈونیشیا، ملیشیا، سنگاپور، جاپان، بنگلہ دیش، بھارت، سری لنکا اور مشرق وسطیٰ کے متعدد اسلامی ممالک شامل تھے ان میں مختلف ممالک کے مبلغین کرام اور امراء جماعتہائے احمدیہ کے علاوہ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے سابق صدر اور انٹرنیشنل کورٹ آف جسٹس کے سابق صدر چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نوبل انعام یافتہ سائنسدان محترم پروفیسر ڈاکٹر عبد السلام اور محترم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب شامل تھے۔

تاریخ ساز مسجد میں تاریخی نماز جمعہ

سپین کی تاریخ ساز مسجد یعنی مسجد بشارت میں تاریخی نماز جمعہ کے لئے جس کے ذریعہ اس کا افتتاح عمل میں آنا تھا ڈیڑھ بجے بعد دوپہر کا وقت مقرر تھا لیکن مسجد میں نمازیوں نے دس بجے صبح سے ہی داخل ہو کر اس میں اپنے لئے جگہ حاصل کر لی ان احباب نے مسجد میں نماز جمعہ ادا کرنے کی سعادت حاصل کرنے کی خاطر ساڑھے تین گھنٹے انتظار کیا اور یہ وقت مسجد میں بیٹھ کر ذکر الٰہی کرنے اور بکثرت درود شریف پڑھنے میں گزارا۔ ڈیڑھ ہزار احباب کے لئے مسجد سے ملحق احاطہ میں شامیانہ کی طرز پر سایہ کا بہت معقول انتظام کرکے فرش بچھایا گیا تھا اور خواتین کے لئے باپردہ جگہ کا انتظام کر دیا گیا تھا تاکہ اس علیحدہ شامیانہ میں پانچ صد خواتین بآسانی نماز ادا کر سکیں۔ بارہ بجے تک یہ جگہ بھی پُر ہو گئی۔ بارہ بجے دوپہر تک جب مسجد کا مسقف حصہ اور احاطہ نمازیوں سے (جن میں مردوں کے علاوہ مستورات بھی سینکڑوں کی تعداد میں شامل تھیں) پُر ہو گیا تو مبلغ سپین محترم سید محمود احمد صاحب ناصر نے احباب جماعت کو مخاطب کرکے فرمایا اس مقدس اور بابرکت موقع پر جو اسلام واحمدیت بلکہ دنیا کی تاریخ میں ایک سنگ میل کی حیثیت رکھتا ہے احباب اپنا زیادہ سے زیادہ وقت ذکر الٰہی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے میں گزاریں نیز سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفاء کے لئے دعائیں کریں اور پھر اپنی دعاؤں میں موسیٰ بن نصیر اور طارق ابن زیاد کو بھی ضرور یاد رکھیں ان دونوں مسلمان جرنیلوں کے دنیا بھر کے مسلمانوں پر اور بالخصوص اس ملک یعنی سپین پر بہت احسانات ہیں۔

پونے ایک بجے حضور ایدہ اللہ کے ارشاد کی تعمیل میں مکرم منیر الدین صاحب شمس مبلغ کینیڈا نے دنیا بھر میں پھیلی ہوئی ان احمدی جماعتوں اور مختلف اقوام سے تعلق رکھنے والے احمدی مردوں اور خواتین کے نام پڑھ کر سنائے جنہوں نے اس مقدس تاریخی موقعہ پر تاروں کے ذریعہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں مبارکباد عرض کرنے کے علاوہ دعا کی درخواست کی تھی اس طویل فہرست کو سننے کے دوران احباب جماعت ساتھ کے ساتھ ان کے لئے بھی دعائیں کرتے رہے۔

اس تاریخی موقعہ پر جمعہ کی اذان دینے کا شرف لاہور کے مکرم منیر احمد صاحب جاوید کے حصہ میں آیا ایک بجے تھا جب انہوں نے اپنی پُر شوکت آواز میں جمعہ کی پہلی اذان شروع کی تو احباب پر عجیب وارفتگی کا عالم طاری ہوا۔

اذان مکمل ہونے پر مبلغ سپین مکرم عبد الستار صاحب نے اذان کا سپینش زبان میں ترجمہ سنایا تاکہ گرد ونواح کے وہ سپینش باشندے جو افتتاحی نماز کا نظارہ کرنے بڑی تعداد میں آئے ہوئے تھے اور مسجد کے احاطہ میں جمع تھے اذان کا مفہوم سمجھ سکیں۔

اثر انگیز خطبہ جمعہ

ایک بجکر چالیس منٹ پر حضور خطبہ ارشاد فرمانے اور نماز پڑھانے کے لئے مسجد میں داخل ہوئے حضور کا چہرہ خوشی سے تمتما رہا تھا اور اس میں ایک گونہ غم کی جھلک بھی نمایاں تھی جونہی حضور منبر سپین کے سب سے قدیم مبلغ محترم مولانا کرم الٰہی صاحب ظفر نے جو اپنا سلسلہ کے درمیان میں محراب کے سامنے بیٹھے تھے بے اختیار ہو کر کسی قدر رقت آمیز لہجہ میں بلند آواز سے کہا۔ "حضور آج عید ہے۔ حضور کو اور ساری جماعت کو یہ عید مبارک ہو الحمد للہ ثم الحمد للہ" ان کی آواز کا بلند ہونا تھا کہ دوسرے احباب نے بھی دھیمی آوازوں میں عید مبارک باد عرض کرنے میں ان کا ساتھ دیا۔ حضور کے ارشاد پر مکرم منیر احمد صاحب جاوید نے ہی دوسری اذان دی جس کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایک اثر انگیز خطبہ ارشاد فرمایا جس نے دلوں کو ہلا کر رکھ دیا۔

حضور نے جب تشہد وتعوذ کے بعد سورۃ الفاتحہ کی تلاوت شروع کی اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ کی آیت کو تین دفعہ دہرایا۔ ہر بار حضور کی آواز پہلے سے زیادہ رقت آمیز اور پُر شوکت ہوتی چلی گئی اور احباب بھی تحریت کے عالم میں دم بخود کیا کر زیر لب پڑھتے رہے۔

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے فرمایا آج کا دن تمام احمدیوں کے لئے اور خصوصاً ان کے لئے جو اس وقت یہاں حاضر ہیں اور مسجد کے افتتاح میں شامل ہیں خوشیوں کا دن ہے آج ہمارے دل حمد سے لبریز ہیں لیکن یہ خوشیاں متعدد غموں کو لئے ہوئے ہیں ورنہ جہاں تک دنیا کی خوشیوں کا تعلق ہے ہماری ان خوشیوں کا کوئی تعلق نہیں۔ آج سب سے پہلے مجھے اس وجود یعنی سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ کی یاد ستا رہی ہے جو آج ہم میں موجود نہیں (یہ الفاظ زبان سے ادا کرتے ہوئے حضور کی آواز بھرا گئی۔ اسی عالم میں آپ نے مزید فرمایا) اگر وہ وجود آج ہم میں ہوتا تو یہ خطبہ دے رہا ہوتا۔ اس نے اس مسجد کی تعمیر کے لئے بہت محنت کی وہ بے قرار رہا اور خدا کے حضور گریہ وزاری کرتا رہا۔ اس کی بے قراری اور گریہ وزاری کا آج ہم پھل کھا رہے ہیں یہ اسی کی مقبول دعاؤں کا پھل ہے کہ آج ہم اس مسجد کا افتتاح کر رہے ہیں اس لئے خوشیوں کا یہ دن آج ہمارے لئے غم کا ایک سایہ لئے ہوئے ہے۔ اگر وہ آج ہم میں ہوتا اس کی روح آج مسرتوں سے سب سے زیادہ سرشار ہو رہی ہوگی۔

اس کے بعد حضور نے فرمایا ہم دنیا بھر میں مسجدیں بنا رہے ہیں ان مسجدوں کی تعمیر کے پس منظر میں بڑی عظیم ترک کی جانے والی قربانیوں کی تاریخ ہوتی ہے یہ مسجد چند امیر لوگوں کی وقتی قربانی کا نتیجہ نہیں ہے۔ اس کے پیچھے ایک لمبے دور کی مسلسل کی جانے والی قربانیوں کی تاریخ ہے۔ آج مجھے کئی ایسے لوگ یاد آ رہے ہیں جو آج یہاں موجود نہیں ہیں جن کی قربانیاں اس مسجد کے پس منظر میں وہ کر قربانی کرنے والے ہیں تو یہ ذکر کرتے ہوئے میری نظر مکرم کرم الٰہی صاحب ظفر اور ان کے خاندان کی قربانیوں سے ہے اس زمانہ میں (یعنی ۱۹۴۶ء میں) نا تعلق جبکہ ان تک مالی امداد پہنچنے کا کوئی ذریعہ نہ تھا اور سپین کے ملکی قوانین بھی تبلیغ کی راہ میں حائل تھے انہوں نے خاص جذبے سے اپنی قربانی پیش کی انہوں نے بہت مشکل اور ناسازگار حالات میں تن تنہا کسی قسم کی مالی مدد کے بغیر سالہا سال تک اس ملک میں تبلیغ کا کام جاری رکھا اور ان کے بیوی بچے بھی اس قربانی میں ان کے ساتھ شامل رہے اور کوئی حرف شکایت زبان پر نہ لائے یہ مسجد آج اسی قربانی ہی کا پھل ہے جس کی شیرینی سے ہم لذت یاب

ہو رہے ہیں۔

خطبہ جاری رکھتے ہوئے حضور نے فرمایا ہمارے مجھے یہاں (یعنی سپین میں) آنے کا اتفاق ہوا۔ ۱۹۵۷ء کی بات ہے کہ میں اور میر محمود احمد صاحب ناصر یہاں آئے۔ مکرم کرم الٰہی صاحب ظفر کی ایک مختصر سی ریڑھی تھی جس پر رکھ کر وہ بازار میں عطر بیچا کرتے تھے۔ دشمن آکر اسے توڑ پھوڑ دیتے تھے یہ پھر اسے درست کر کے عطر بیچنے لگتے۔ جو تھوڑی بہت آمد ہوتی اس سے اپنا اور اپنے بیوی بچوں کا گزارا چلاتے اور کچھ رقم بچا کر اس سے تبلیغی لٹریچر بھی شائع کرتے اور اسے چوری چھپے تقسیم کرتے ان کے گھر پر کئی حملے کئے گئے اور پولیس بھی کئی بار انہیں پکڑ کر لے گئی لیکن یہ اپنے کام میں مگن رہے بڑی مشکل سے انہوں نے ان حالات میں لمبا زمانہ گزارا۔ ان کا طریق تبلیغ جو ہم نے دیکھا وہ یہ تھا کہ انہوں نے ایک SPRAY رکھا ہوا تھا جب لوگ ان کے گرد جمع ہو جاتے تو اس سے ہر طرف خوشبو بکھیر دیتے اور کہتے کہ یہ خوشبو تمہارے پاس نہیں رہے گی یہ ہوا میں تحلیل ہو کر اڑ جائے گی۔ میرے پاس اسلام بھی ہے جس کی خوشبو کبھی ختم نہیں ہوگی اس کی خوشبو لافانی ہے وہ اگلے جہان میں بھی تمہارے ساتھ جائے گی یہ کہہ کر وہ اپنا کارڈ تقسیم کر دیتے یہ ساری قربانیاں ہیں جو آج مجھے یاد آ رہی ہیں میں نے سوچا میں آپ کو بھی یہ قربانیاں یاد دلاؤں اور دعا کی تحریک کر دوں حقیقت یہ ہے جنہوں نے اپنا سب کچھ اسلام کے لئے بیچ دیا ہو خدا تعالیٰ کے پیار کی نگاہیں ان پر پڑتی ہیں۔ مکرم کرم الٰہی صاحب ظفر کی اولاد بھی اس رنگ میں رنگی ہوئی ہے کسی نے کبھی ایک لفظ بھی زبان سے نہیں کہا یہ وہ روح اور جذبہ ہے جو ہر واقف زندگی میں ہونا چاہئے۔ اور ضرورت اس بات کی ہے کہ جگہ جگہ ایسے [illegible] نقشہ [illegible] بڑی محنت کی ہے۔ میری بیٹی [illegible] نے مجھے بتایا کہ انہیں کام کرتے کرتے یہ معلوم ہی نہیں ہوتا کہ رات کے تین بج گئے وہ تین بجے کے بعد سوتی رہی ہیں۔ پھر شیخ مبارک احمد صاحب اور انگلستان کی جماعت ہے جس نے اس مسجد کی تعمیر کا بار اٹھایا ہے وہ بھی ہماری دعاؤں کے مستحق ہیں۔

اس ضمن میں حضور نے اہل مغرب کی حالت اور اس تعلق میں جماعت احمدیہ پر عائد ہونے والی ذمہ داریوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا اس کے ساتھ ہی میرا ذہن اہل مغرب کی طرف پھرا۔ ان کی حالت سے صاف عیاں ہے کہ ایک مسجد سے کام نہیں بنے گا۔ ہم نے بیشک مسجد بنائی ہے۔ ان ملکوں میں اتنا شرک پھیلا ہوا ہے کہ حیرت ہوتی ہے ان لوگوں کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ان کی دنیا کی آنکھ روشن ہے اور دین کی آنکھ بالکل بے نور ہے اور اسی سے ان کی انتہائی ناگفتہ بہ حالت کا اندازہ ہوتا ہے اور اسی سے ظاہر ہے کہ ایک مسجد سے کام نہیں بنے گا ان کی حالت سدھارنے اور انہیں اسلام کی آغوش میں لانے کے لئے بے انتہا قربانیوں کی ضرورت ہے بے انتہا مالی ضرورت ہے۔ میں جانتا ہوں کہ یہ سب مشکلات ایک طرف اور میرے رب کی ایک نظر رحمت ایک طرف لیکن ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم اپنے آپ کو اس کی نظر رحمت کا مستحق بنائیں اسی دورہ میں میں نے محسوس کیا کہ ان ممالک میں افراد جماعت کو اپنی ذمہ داریوں کا پورا احساس نہیں میں نے ہر ملک میں افراد جماعت کی فہرستیں بنوائیں اور ان کی مالی قربانیوں کا جائزہ لیا۔ معلوم یہ ہوا کہ پچاس فیصد افراد ایسے ہیں جو سرے سے چندہ ہی نہیں دیتے اور جو چندہ دینے والے ہیں وہ شرح سے بہت کم دیتے ہیں حالانکہ خدا تعالیٰ نے ان پر بہت فضل کیا ہے میں نے انہیں سمجھایا کہ تم اس سے سچائی کا معاملہ کرو وہ تمہیں بہت برکتیں دے گا۔ پھر بعض لوگوں کے حالات [illegible] بہت دکھ ہوا ان کے حالات معلوم کر کے [illegible] کہ احمدی [illegible] باخرچ کر کے وہ اسلام کی [illegible] نکلنے کے لئے [illegible] جنہوں نے بوجھ اٹھایا ہوا ہے اور باقی دور کھڑے نظارہ کر رہے ہیں [illegible] میں شک نہیں کہ میں نے اخلاص کے نظارے بھی دیکھے بعض لوگ بعض اخلاص سے قربانیاں کر رہے ہیں اور خدمت میں پیش پیش ہیں وہی ہیں جن میں احمدیت کی روح ہے اور انہی کے سر پر یہ قافلہ آگے بڑھ رہا اور نئی منزلیں طے کر رہا ہے ایسے ایسے مخلص بھی جماعت میں ہیں کہ ان کے اخلاص کو دیکھ کر حیرت ہوتی ہے۔ امریکہ سے ایک دوست کا خط آیا اس نے لکھا کہ جو کچھ میرا ہے وہ سلسلہ کا ہے، سلسلہ جب چاہے اور جس طرح چاہے اپنے کام میں لا سکتا ہے۔

حضور نے فرمایا حقیقت یہ ہے کہ مسجدوں کی بہت ضرورت ہے اور حقیقت یہ ہے کہ مبلغوں کی بہت ضرورت ہے میں ابھی کوئی تحریک نہیں کر رہا اور سردست کوئی قدم نہیں اٹھانا چاہتا تاکہ اصلاح کا موقع ملے اور جو کمزوری دکھا رہے ہیں وہ ہمارے ساتھ آملیں اس لئے وہ تمام دوست جو اس خطبہ کو سن رہے ہیں انہیں چاہئیے کہ وہ اپنے ایسے بھائیوں کو سمجھائیں کہ کیوں اپنے آپ کو محروم کر رہے ہو۔ تمہاری لذتیں تم سے چھین لی جائیں گی۔ تمہیں یہ نہیں بھولنا چاہئیے کہ جو خدا کی راہ میں قربانی کرتے ہیں خدا انہیں برکتوں سے نوازتا ہے یہ ہمارا تجربہ اور مشاہدہ ہے کہ اللہ نے قربانی کرنے والوں پر بڑے فضل کئے ہیں۔ سینکڑوں احمدی خاندان ہیں جنہوں نے شروع میں دین کی خاطر تکلیفیں اٹھائیں اور آج وہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور انعاموں سے لطف اندوز ہو رہے ہیں اللہ تعالیٰ غنی ہے اس کی رحمتوں اور فضلوں کے خزانے بے حساب ہیں ایسے خدا سے تعلق جوڑنے کے بعد منہ موڑنا کون سی عقلمندی ہے۔ یہ تو خودکشی ہے پس کبھی خودکشی نہ کرو کہ اگر ہم غلط راہ پر پڑ گئے تو برکتیں جاتی رہیں گی۔

حضور نے فرمایا جہاں تک چندہ عام کا تعلق ہے [illegible] بھول گیا [illegible] دیا تھا تمہیں چاہئیے کہ اپنی آمد صحیح بتاؤ اور پھر اپنے حالات کی وجہ سے اس پر شرح میں کمی کی درخواست دو میں ایسی ہر درخواست کو منظور کر لوں گا مجھے اس کی ہرگز فکر نہیں کہ کام کیسے ہوگا اگر ایک آدمی منہ پھیرے گا خدا تعالیٰ اس کی جگہ دس اور لے آئے گا جو قربانیاں کرنے والے ہوں گے مجھے جماعت کا غم نہیں فکر اگر ہے تو [illegible] کوئی ایک [illegible] بھی کیوں ضائع ہو جو کمزوری دکھا رہے ہیں ہم نے انہیں اصلاح کا ایک موقعہ دے کر اور انہیں اپنے ساتھ ملا کر بڑھنا ہے اس لئے جہاں ایسے بھائیوں کی اصلاح کی کوشش کریں وہاں ان کے لئے دعائیں بھی کریں۔

حضور نے سپین کے تعلق میں ایک خاص امر کی طرف توجہ دلاتے ہوئے مزید فرمایا کہ جب سے میں یہاں آیا ہوں ایک تکلیف دہ امر پر غور کر رہا ہوں اسی لئے میں نے کہا کہ اس مسجد کی تعمیر اور اس کے افتتاح کے نتیجہ میں جو خوشیاں ملی ہیں وہ غموں میں ڈھلنے والی ہیں ہم یہاں ایک لمبے عرصہ سے تبلیغ کر رہے ہیں لیکن اس طویل عرصہ میں ہم اتنی جماعت نہیں بنا سکے کہ وہ یہاں کے ماحول میں اپنے مسلم معاشرہ کی حفاظت کر سکے۔ چند آدمی دین کی حفاظت نہیں کر سکتے معاشرہ کی حفاظت کے لئے کثرت تعداد کی ضرورت ہوتی ہے اس لئے اس ملک میں بھی تعداد کا بڑھنا بہت ضروری ہے دنیا میں اتنا شرک پھیلا ہوا ہے کہ حیرت ہوتی ہے۔ گھر گھر میں دہریت داخل ہو رہی ہے پھر معاشرہ کی آزادیاں ہیں انہوں نے زندگی کا نظام تباہ کر کے رکھ دیا ہے اس لئے میں جب سے یہاں آیا ہوں یہی دعا کر رہا ہوں کہ اے خدا اس مسجد کی آبادی کا تو خود ہی سامان کر ہم میں کوئی طاقت نہیں تجھے سب قدرت اور طاقت حاصل ہے تو خود [illegible] پیدا کر [illegible] کو آباد کر [illegible] دیں اور کوشش کریں کہ آئندہ [illegible] سے بھی ابن عربی ابن حزم اور ابن رشد پیدا ہوں جو سپین کی تقدیر کو بدل دیں۔

حضور ایدہ اللہ کا یہ دل ہلا دینے والا خطبہ جو ایک بج کر چالیس منٹ پر شروع ہوا تھا ۲ بج کر ۲۰ منٹ پر اس حال میں ختم ہوا کہ بہت احباب کی آنکھوں سے آنسو رواں

تھے۔ [illegible] نے فرمایا بعض دوستوں نے اس خواہش کا اظہار کیا ہے کہ اس موقع پر اجتماعی بیعت لی جائے اس کی وجہ یہ بیان کی گئی ہے کہ بہت سے ملکوں سے احباب آئے ہوئے ہیں انہیں مرکز سے دور رہنے کی وجہ سے دستی بیعت کا موقعہ نہیں ملتا چنانچہ نماز جمعہ کے بعد بیعت ہوگی۔ دعا کے ضمن میں ایک ضروری بات میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب دعا کرنے لگو تو پہلے اپنے رب کی حمد کرو پھر مجھ پر درود بھیجو اور پھر اس کے بعد خدا سے دعا مانگو ہمیشہ دعا کرنے میں اسی طریق کو اختیار کیا جائے آپ بھی دعاؤں میں اس طریق کو نہ بھولیں۔ حمد کے ساتھ ہی درود کا چشمہ پھوٹ پڑے تاکہ خدا کی رحمت کا چشمہ بھی ساتھ ہی بہہ نکلے۔

سوز و گداز کی ناقابل بیان کیفیت

اس کے بعد حضور نے تاریخ عالم میں سنگ میل کی حیثیت رکھنے والی اس تاریخ ساز مسجد میں جمعہ کی تاریخی نماز پڑھا کر اس کا افتتاح فرمایا۔ اس نماز کے دوران مبلغ سپین محترم میر محمود احمد صاحب ناصر کو محراب میں حضور کے دائیں پہلو میں کھڑے ہو کر نماز ادا کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ جمعہ کی یہ نماز اپنی تاریخی حیثیت کے علاوہ سوز و گداز، تضرع، ابتہال اور درد والحاح کے لحاظ سے ایک خاص کیفیت کی حامل تھی۔ نماز پڑھانے کے دوران خود حضور ایدہ اللہ پر سوز و گداز اور رقت کا عجب عالم طاری تھا۔

نماز جنازہ غائب

نماز جمعہ کے بعد حضور ایدہ اللہ نے محترم محمود احمد صاحب صدر خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے والد ماجد محترم مولانا ابوالخیر محب اللہ صاحب مرحوم کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔ مولانا موصوف نے پچھلے دنوں بنگلہ دیش میں اس حال میں وفات پائی تھی کہ ان کے فرزند ارجمند محترم محمود احمد صاحب سیدنا حضور ایدہ اللہ کے دورۂ یورپ میں حضور کے ہمرکاب تھے۔

بین الاقوامی اجتماعی بیعت

اس کے بعد حضور نے اجتماعی بیعت لی بیعت لینے سے قبل حضور نے ارشاد فرمایا کہ سپین کے نو احمدی بھائی اور محترم مولانا کرم الٰہی صاحب ظفر، محترم سید میر محمود احمد صاحب ناصر اور محترم عبدالستار صاحب) میرے ہاتھ پر ہاتھ رکھیں گے مزید براں حضور نے محترم پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام صاحب اور صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ ہندوستان کو بھی اپنے ہاتھ پر ہاتھ رکھنے کا حکم فرمایا نیز یہ بھی ارشاد فرمایا کہ اس کے علاوہ سپین کے نو مسلم احمدی احباب بھی جہاں تک ان کے لئے ممکن ہو سکے میرے ہاتھ پر ہاتھ رکھ لیں باقی احباب ان سب کے اور باہم ایک دوسرے کے کندھوں پر ہاتھ رکھ لیں چنانچہ سب نے اسی طرح ایک دوسرے کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر حضور ایدہ اللہ کے ساتھ جسمانی رابطہ قائم کر لیا حضور نے بڑے پر درد اور رقت آمیز لہجے میں احباب سے بیعت کے الفاظ دہرائے کہ بہت سے احباب کی چیخیں نکل گئیں بیعت کے بعد حضور نے دعا کرائی دعا کے دوران احباب کی گریہ وزاری اور دردناک آوازوں سے مسجد اور اس کا ماحول گونج اٹھا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے مسند خلافت پر متمکن ہونے کے بعد یہ پہلی بین الاقوامی دستی بیعت تھی جو اتنے وسیع پیمانہ پر لی گئی۔ اس موقع پر جن سپینش احمدیوں کو حضور کے دست مبارک پر بیعت کرنے کا شرف حاصل ہوا ان میں برادر عبداللطیف (لوئیس دلوال) برادر عبدالسلام مارتینز، برادر عبدالرحمٰن گیلیفنے انکوبار، عزیز فاتح اللہ گیلیفنے، برادر محمد یوسف فرسے مریہ سانچیس، برادر محمد اسحٰق ناصر اور برادر عبدالکریم بانا شانا تھے جب حضور بیعت لینے اور دعا کرانے کے بعد واپس تشریف لے جانے لگے تو سپین کے سب سے پرانے احمدی برادر عبداللطیف لوئیس دلوال نے کھڑے ہو کر حضور کو انگریزی میں مخاطب کرتے ہوئے کہا آج ہمارے لئے عید ہی عید ہے ایک تو سپین میں مسجد کا افتتاح عمل میں آیا ہے دوسرے ہمارے آقا سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ ہزاروں میل کا فاصلہ طے کر کے یہاں تشریف لائے ہیں اور بفضل اللہ تعالیٰ یہاں موجود ہیں میں اس موقع پر دلی مسرت کا اظہار کرتے ہوئے اپنے آقا کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں اور حضور سے درخواست کرتا ہوں کہ حضور دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہماری جماعت کو جو ایک چھوٹی سی جماعت ہے اپنے فضل سے جلد بہت بڑی جماعت بنا دے مکرم مولانا کرم الٰہی صاحب ظفر نے ان کے اس جذبات کا سپینش زبان میں ترجمہ سنایا تاکہ دوسرے سپینش احباب کو اس کا علم ہو سکے حضور نے ازراہ تلطف برادر عبداللطیف لوئیس دلوال کی طرف بڑھ کر انہیں شرف مصافحہ بخشا اور پھر باری باری دیگر سپینش احمدیوں کو بھی مصافحہ کرنے کے بعد قیام گاہ میں واپس تشریف لے گئے۔ حضور کے تشریف لے جانے کے بعد مختلف ملکوں کے احباب باہم بغلگیر ہو کر ایک دوسرے کو دیر تک مبارکباد دیتے رہے۔ (باقی آئندہ)

"وَصِرْتُ الْيَوْمَ مِطْعَامَ الْأَهَالِي" کا ایمان افروز و روح پرور نظارہ

ہر سال عیدین کے موقعہ پر بڑی تعداد میں علاقہ پنجاب میں لیبر کا کام کرنے والے بہاری مسلمان بھائی قادیان آتے ہیں اور عید کی نماز ادا کرتے ہیں۔ عید کی نماز کے بعد ان سب بھائیوں کی تواضع لنگر خانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے پلاؤ زردہ سے کی جاتی ہے اس سال دونوں ممالک کی ہلال کمیٹیوں نے پہلے ۲۹/۹/۸۲ کو عید الاضحیہ کا اعلان کیا لیکن بعد میں دونوں ممالک کی ہلال کمیٹیوں نے ۲۸/۹/۸۲ کو عید کا فیصلہ کیا۔ اس فیصلہ سے یہ امکان تھا کہ شاید عید الفطر کے مقابلہ میں کم بھائی نماز کی ادائیگی کے لئے آ سکیں گے۔ چونکہ عید سے ایک دن قبل رات کو کچھ دوست ہی تشریف لائے تھے لیکن دن چڑھتے ہی گروہ در گروہ مسلمان بھائی آنے شروع ہو گئے تھے۔ عید کی نماز کے بعد تک ان بھائیوں کی تعداد قریباً آٹھ صد ہو گئی تھی چنانچہ جہاں نماز کا سارا صحن برآمدے اور کمرے مہمانوں سے بھر گئے۔

میرے ساتھ احمد حسین صاحب، بشیر احمد صاحب کالا افغاناں، محمد انعام صاحب ذاکر، فیض احمد، محمد شریف صاحب، غلام نبی صاحب عملہ لنگر خانہ کے علاوہ چوہدری منظور احمد صاحب نائب ناظر اعلیٰ، قریشی محمد شفیع صاحب عابد نائب ناظر اعلیٰ، عزیز محمد عارف صاحب ننگلی، عزیزم مظفر اقبال چیمہ، عزیز محمود احمد صاحب کالا افغاناں، مکرم عبدالحمید صاحب آف جڑانوالہ (پاکستانی مہمان) اور دیگر بورڈنگ کے بہت سے بچوں نے بڑے اخلاص سے سب مہمان بھائیوں کو قریباً گیارہ بجے تک سیر کر کھانا کھلایا جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ اور وَصِرْتُ الْيَوْمَ مِطْعَامَ الْأَهَالِي کا روح پرور اور ایمان افروز نظارہ دکھایا۔

خاکسار: عبدالقدیر درویش افسر لنگر خانہ و قائم مقام ناظر اعلیٰ

کانگریس سیوادل کیمپ میں احباب جماعت کی شمولیت

مورخہ ۸، ۹، ۱۰ اکتوبر ۸۲ء کو خالصہ ہائی سکول قادیان کی بلڈنگ میں کانگریس (آئی) سیوا دل کیمپ کا انعقاد ہوا جس میں جماعت احمدیہ کے احباب کو بھی شرکت کی دعوت دی گئی تھی چنانچہ مورخہ ۹/۱۰/۸۲ کو جماعت احمدیہ مرکزیہ کے مکرم ملک صلاح الدین صاحب قائمقام امیر مقامی، مکرم شیخ عبدالحمید صاحب عاجز ناظر جائیداد و تعلیم، مکرم مولانا شریف احمد صاحب امینی ناظر امور عامہ، مکرم چوہدری حکیم بدرالدین صاحب عامل جنرل سیکرٹری لوکل اور دیگر احباب نے اس میں شمولیت اختیار کی۔ اس موقعہ پر صوبہ پنجاب کے صدر کانگریس آئی جناب پنڈت ہنس راج شرما صاحب، ضلع گورداسپور کے صدر کانگریس جناب سردار ستنام سنگھ صاحب باجوہ، پنڈت موہن لعل صاحب اور دیگر صوبائی و ضلعی افسران جلسہ میں موجود تھے۔ صدر کانگریس پنڈت ہنس راج شرما صاحب نے باہمی اتحاد و اخوت کے پہلو پر اپنی تقریر میں زور دیا۔ مورخہ ۱۰/۱۰/۸۲ کو کیمپ کے آخری دن منعقدہ اجلاس میں جماعت احمدیہ کے نمائندہ مکرم مولانا شریف احمد صاحب امینی ناظر امور عامہ کو تقریر کے واسطے مدعو کیا گیا تھا چنانچہ اس موقعہ پر مکرم مولانا شریف احمد صاحب امینی نے مذہبی نقطہ نگاہ سے باہمی تعاون اور بلا تفریق مذہب و ملت LOVE FOR ALL HATRED FOR NONE کے سلوگن کی طرف حاضرین کی توجہ مبذول کی اپنی تقریر میں آپ نے گوربانی کے شبدوں کے ذریعہ اور دوسرے مختلف پیرایوں سے ہم سب کے ہندوستانی ہونے کے عزم اور ایک دوسرے کے دکھ درد بانٹنے کی اہمیت یاد کرائی۔ مکرم مولانا صاحب موصوف کی اس تقریر کو سٹیج پر موجود جناب سردار ستنام سنگھ باجوہ، شری گوپال کرشن ایم ایل اے بٹالہ اور پنڈت موہن لعل جی نے یک زبان ہو کر کہا کہ واقعی آج ہمیں باہمی بھائی چارہ کے لئے (LOVE FOR ALL HATRED FOR NONE) پر غور کرنا ہوگا۔ اس موقعہ پر جماعت کا لٹریچر بھی تقسیم کیا گیا اللہ تعالیٰ احباب جماعت کی مساعی میں برکت ڈالے (نائب ناظر امور عامہ)

وادی کشمیر میں ذیلی تنظیموں کے کامیاب سالانہ اجتماعات

سالانہ اجتماع مجالس انصار اللہ کشمیر

وادی کشمیر کی مجالس انصار اللہ کا دوسرا سالانہ اجتماع بمقام یاری پورہ مورخہ ۱۴ ر اگست کو بعد نماز عصر منعقد ہوا۔ صدارت کے فرائض محترم مولوی بشیر احمد صاحب خادم صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ نے انجام دئے خوش قسمتی سے ان ہی ایام میں جماعت ہائے احمدیہ کشمیر کی سالانہ کانفرنس بھی ہو رہی تھی، اس لئے کافی تعداد میں انصار بھائیوں کے علاوہ اراکین خدام الاحمدیہ اور اطفال الاحمدیہ نے بھی شرکت کی فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

کارروائی کا آغاز مکرم مولوی عبدالرحیم صاحب کی تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ بعدہٗ خاکسار کی سرکردگی میں تمام حاضرین نے مجلس کا عہد دہرایا۔ مکرم غلام نبی صاحب ناظر نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظم

جمال و حسن قرآں نور جان ہر مسلماں ہے

پر اپنی تضمین سنائی۔ بعد ازاں مکرم حاجی ولی محمد صاحب راتھر، مکرم خواجہ بشیر الدین صاحب صدر جماعت اُدنہ گام، مکرم مولوی عبدالرحیم صاحب اور خاکسار عبدالحمید ٹاک نے تربیت کے مختلف اہم پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ خاکسار نے اپنی تقریر کے آخر میں محترم صدر مجلس اور مرکزی نمائندگان اور تمام حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔ اجلاس کی آخری تقریر محترم صاحب صدر کی تھی آپ نے سورۃ صف کی آخری آیت۔ "یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُوْنُوْٓا اَنْصَارَ اللّٰهِ ....." کی روشنی میں۔ انصار اللہ کو اس زمانہ میں دین کی خدمت اور عبادات کی اہمیت کو سمجھنے اور اس بابرکت دورِ خلافت سے کما حقہٗ مستفید ہونے کی پُرزور تلقین فرمائی۔ آپ نے اپنی تقریر کے آخر میں پیارے امام ہمام ایدہ اللہ تعالےٰ کے موجودہ سفرِ یورپ کی کامیابی حضور کی صحت و سلامتی اور کامیاب مراجعت کے لئے دُعا کی خصوصی تحریک بھی فرمائی۔ اجتماعی دُعا کے ساتھ یہ بابرکت اجتماع بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

خاکسار:
عبدالحمید ٹاک
ناظم اعلیٰ مجالس انصار اللہ جموں و کشمیر

سالانہ اجتماع لجنات اماء اللہ

خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے لجنات اماء اللہ صوبہ کشمیر کا دوسرا سالانہ اجتماع مورخہ ۲۴ ر ۸۲ء کو یاری پورہ میں منعقد ہو کر نہایت درجہ کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا الحمد للہ۔ ممبرات لجنہ اماء اللہ یاری پورہ نے محترمہ سیدہ زہرہ جبیں صاحبہ صوبائی صدر کی نگرانی میں اجتماع کی کامیابی کے لئے دن رات کام کیا دیگر ذیلی تنظیموں نے بھی ہر لحاظ سے عملی تعاون دیا۔ مقامی خدام نے جلسہ گاہ میں خوبصورت سٹیج تیار کر کے مقام اجتماع کو بہترین رنگ میں سجایا۔ اجتماع میں بفضلہ تعالےٰ ۵۰۰ سے زائد مستورات شریک ہوئیں جن میں کچھ غیر احمدی مستورات بھی شامل تھیں کئی جماعتوں کے صدر صاحبان اور مبلغین کرام نے بھی پردہ کی رعایت کے ساتھ اجتماع میں شمولیت اختیار کی جزاہم اللہ خیراً۔

ٹھیک گیارہ بجے صبح اجتماع کا پہلا اجلاس محترمہ سیدہ زہرہ جبیں صاحبہ صوبائی صدر کی زیر صدارت شروع ہوا محترمہ امۃ الجمیل صاحبہ آف یاری پورہ کی تلاوت قرآن مجید کے بعد محترمہ رابعہ اعجاز صاحبہ آف یاری پورہ نے تمام مستورات سمیت عہد دہرایا۔ ازاں بعد محترمہ امۃ الجمیل صاحبہ، محترمہ امۃ اللطیف صاحبہ، محترمہ امۃ الرفیق صاحبہ، محترمہ نعیمہ اختر صاحبہ اور محترمہ شاہدہ پروین صاحبہ آف یاری پورہ نے حضرت مصلح موعودؓ کا منظوم کلام خوش الحانی سے پڑھا جس کے بعد محترمہ سیدہ زہرہ جبیں صاحبہ نے جلسہ کی غرض و غایت بیان کی محترمہ حنیفہ بیگم صاحبہ آف ناصر آباد، محترمہ رجا زرسول صاحبہ آف سرینگر، کشورہ حبیب صاحبہ آف ناصر آباد، کبشریٰ سلام صاحبہ آف سرینگر، محترمہ امۃ الرشید صاحبہ آف یاری پورہ، محترمہ امۃ القدوم صاحبہ آف شوپیان محترمہ فاطمہ سیفی صاحبہ آف بیج بہاڑہ صفیۃ النساء صاحبہ صدر لجنہ سرینگر اور شاہدہ مبارک صاحبہ آف ناصر آباد نے مختلف عنوانات پر روشنی ڈالی۔ اس دوران محترمہ شاہدہ پروین صاحبہ آف ناصر آباد، محترمہ مبارکہ بیگم صاحبہ آف کیموہ اور محترمہ سلیمہ منصورہ صاحبہ نے نظمیں پڑھیں دوسرے اجلاس کی کارروائی زیر صدارت سیدہ زہرہ جبیں صاحبہ صوبائی صدر بوقت پونے دو بجے بعد دوپہر شروع ہوئی۔ عزیزہ دُرِ ثمین صاحبہ آف اسلام آباد کی تلاوت کلام پاک اور عزیزہ فوزیہ رحمٰن صاحبہ آف سرینگر کی نظم خوانی کے بعد محترم مولوی بشیر احمد صاحب خادم نے حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہؓ کا منظوم کلام خوش الحانی سے پڑھا بعد ازاں محترم الحاج مولانا بشیر احمد صاحب دہلوی ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان، مکرم مولوی حکیم محمد دین صاحب ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ قادیان، مکرم عبدالرحیم صاحب راتھر، مکرم عبدالحمید ٹاک صاحب ناظم اعلیٰ مجالس انصار اللہ، محترمہ نسیم احمد صاحبہ آف سرینگر، محترمہ سارہ بیگم صاحبہ آف شوریت، خاکسار امۃ الحفیظ جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ یاری پورہ، محترمہ امۃ الجمیل صاحبہ آف یاری پورہ عزیزہ شاہینہ اختر صاحبہ آف ادگام محترمہ ممتاز صاحبہ آف شوریت، عزیزہ بشریٰ آف میتواڑہ اور درِ ثمین حفیظ صاحبہ آف کھنہ بل اسلام آباد نے مختلف موضوعات پر تقاریر کیں۔ اس دوران محترمہ امۃ الحی صاحبہ آف سرینگر نے نظم پڑھی اور زینب مجید صاحبہ آف شوریت نے قرآن مجید کی چند آیات کشمیری زبان میں ترجمہ کیں۔ آخر میں ایک نعتیہ نظم خاکسار امۃ الحفیظ، محترمہ امۃ الجمیل صاحبہ، محترمہ رابعہ اعجاز صاحبہ، محترمہ نعیمہ اختر صاحبہ اور محترمہ امۃ الرفیق صاحبہ نے خوش الحانی سے سنائی۔

اس جلسہ کی اختتامی تقریر محترمہ سیدہ زہرہ جبیں صاحبہ صوبائی صدر نے کی جس میں آپ نے لجنہ اماء اللہ کی ذمہ داریوں پر مؤثر رنگ میں روشنی ڈالی آخر میں آپ نے تمام حاضرات، معاونین اور مرکزی نمائندگان کا شکریہ ادا کیا بعدہٗ لجنہ اماء اللہ یاری پورہ کی طرف سے تمام خواتین اور مہمانوں کی پُر تکلف چائے سے تواضع کی گئی۔ محترم الحاج مولانا بشیر احمد صاحب دہلوی نے اجتماعی دُعا کرائی جس کے ساتھ ہی یہ بابرکت مجلس بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوئی۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک

خاکسار:-
امۃ الحفیظ سیکرٹری لجنہ اماء اللہ
یاری پورہ (کشمیر)

سالانہ اجتماع مجالس خدام الاحمدیہ

الحمد للہ کہ مجالس خدام الاحمدیہ کشمیر کا دو روزہ سالانہ اجتماع مورخہ ۲۱ ر اور ۲۲ ر اگست کو بمقام ناصر آباد منعقد ہو کر بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ اس اجتماع کے جملہ انتظامات مکرم میر عبدالرحمٰن صاحب، مکرم ڈاکٹر فاروق احمد صاحب، مکرم عبدالمنان صاحب راتھر، مکرم مبارک احمد صاحب بڈر اور مکرم محمد ابراہیم شاہ صاحب متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان کی نگرانی میں پایۂ تکمیل کو پہنچے۔ اجتماع کے لئے ناصر آباد کے عیدگاہ کو قطعات اور جھنڈیوں سے سجایا گیا اور اسی سے ملحق کھانے کی تیاری کا انتظام کیا گیا مقام اجتماع کے اندر ایک ٹیک سٹال بھی لگایا گیا۔ مرکزی نمائندگان کے قیام کے لئے مکرم غلام نبی صاحب بڈر نائب صدر جماعت احمدیہ ناصر آباد کے مکان پر ہی انتظام کیا گیا۔

پروگرام کے مطابق اجتماع کا پہلا اجلاس مورخہ ۲۱ ر اگست کو بعد نماز ظہر و عصر زیر صدارت مکرم مولوی محمد انعام صاحب غوری صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ مکرم داؤد احمد صاحب کی تلاوت کلام پاک سے شروع ہوا مکرم صدر صاحب مجلس نے لوائے احمدیت لہرانے کی رسم ادا کی جس کے احترام میں جملہ خدام کھڑے ہوئے اور دُعائیں کرتے رہے بعدہٗ مکرم عبدالمنان صاحب راتھر قائد مجلس ناصر آباد نے خدام کا عہد دہرایا اس کے بعد نظم ہوئی اور پھر مکرم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالےٰ کا پیغام خدام کے نام پڑھ کر سنایا۔ ازاں بعد مکرم صدر صاحب مجلس کی خدام کی طرف سے ان کے نمائندگان نے گل پوشی کی۔ جس کے بعد مکرم مولوی غلام نبی صاحب نیاز انچارج تبلیغ سرینگر نے کنونشن کی غرض و غایت بیان کی۔ مکرم میر عبدالرحمٰن صاحب قائد علاقائی حلقہ نمبر ۲ نے مکرم صدر مجلس خدام الاحمدیہ کے اعزاز میں استقبالیہ ایڈریس پڑھ کر سنایا جس کے بعد مکرم صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ اور محترم مولانا بشیر احمد صاحب دہلوی ناظر دعوۃ و تبلیغ نے خدام سے خطاب کیا۔ بعد دُعا اس اجلاس کی کارروائی اختتام پذیر ہوئی۔

مورخہ ۲۲ ر ۸ ر ۸۲ء کو بوقت ۱/۲ ۱۰ بجے دوپہر اجتماع کا اختتامی اجلاس محترم الحاج مولوی بشیر احمد صاحب دہلوی فاضل ناظر دعوۃ و تبلیغ کی زیرِ صدارت مکرم برادرم طاہر احمد صاحب صدر جماعت ماندوجن کی تلاوت قرآن پاک و قربانی (صفحہ ۱۴ پر)

(صفحہ ۱۴ پر)

مسجد "بشارت" سپین کے افتتاح پر

جماعتوں میں اجتماعی دعاؤں صدقات اور خصوصی تقاریب کا اہتمام

سرزمین سپین میں اسلام کی عظمت رفتہ کے نشان کے ۷۴۶ سال بعد افراد جماعت احمدیہ کی مخلصانہ مساعی اور بے لوث قربانیوں کے نتیجہ میں تعمیر ہونے والی پہلی عظیم الشان مسجد کا بابرکت افتتاح سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کے دست مبارک سے مورخہ ۱۰ ستمبر کو بروز جمعۃ المبارک کو عمل میں آیا اس موقعہ پر جہاں اکناف عالم میں آباد تمام افراد جماعت نے موعودانہ ترقی پر اپنی دلی مسرت و شادمانی کا اظہار کیا وہاں جماعتہائے احمدیہ بھارت نے بھی اجتماعی دعاؤں اور صدقات کا اہتمام کرتے ہوئے خصوصی تقاریب منعقد کیں۔ اسی ضمن میں اب تک پہنچنے والی بعض رپورٹوں کا خلاصہ درج ذیل کیا جا رہا ہے۔ (ادارہ)

مدراس

نماز جمعہ کی ادائیگی کے بعد دار التبلیغ میں پُرسوز اجتماعی دعا کی گئی جس میں افراد جماعت کی کثیر تعداد کے علاوہ قریباً پندرہ غیر از جماعت احباب بھی شریک ہوئے۔ بعدہٗ تمام حاضرین میں شیرینی تقسیم کی گئی۔ مسجد "بشارت" کے افتتاح کی خبر کی وسیع پیمانہ پر تشہیر کے لئے مجلس انصار اللہ نے کثیر الاشاعت مقامی روزنامہ نیروتم (NEEROTTAM) کے چوتھائی صفحہ پر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت، آپ کے دعویٰ کا رہائے نمایاں اور قیام جماعت احمدیہ کی غرض و غایت پر مشتمل ایک مضمون شائع کرایا۔ دوسرے دن اسی اخبار نے مسجد بشارت کی تصویر کے ساتھ "سپین میں اسلام کی نشأۃ ثانیہ جماعت احمدیہ کے ذریعہ" کے عنوان سے ایک رپورٹ شائع کی۔ مجلس خدام الاحمدیہ اور لجنہ اماء اللہ نے "سپین میں اسلام کی نشأۃ ثانیہ" کے عنوان سے ایک ملٹی کلر پوسٹر شائع کیا۔ اسی طرح مکرم محمد احمد اللہ صاحب نے ذاتی طور پر مسجد "بشارت" کی بڑی تصویر کے ساتھ اردو زبان میں بڑے سائز کا ایک پوسٹر شائع کیا ان تمام پوسٹروں کو مقامی خدام نے نہ صرف راتوں رات شہر کے اطراف میں چسپاں کیا بلکہ بذریعہ ڈاک بہت سی دوسری جماعتوں کو بھی بھجوایا علاوہ ازیں جماعت کی طرف سے "LIGHT OF ISLAM IN THE HEART OF SPAIN" کے عنوان سے مسجد بشارت کی تصویر کے ساتھ انگریزی اور تامل کا ایک خوبصورت کارڈ شائع کر کے بذریعہ ڈاک تامل ناڈو کے تمام تعلیمی اداروں، لائبریریوں اور سربرآوردہ شخصیتوں کے نام ارسال کیا گیا۔

حیدرآباد

پہلے سے طے شدہ پروگرام کے مطابق مورخہ ۹/۱۰/۸۲ کو مختلف اخبارات میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ اور مسجد "بشارت" کی تصاویر کے ساتھ افتتاح کی خبر شائع کی گئی ایک بکرا صدقہ کیا گیا۔ شام چھ بجے مسجد احمدیہ افضل گنج میں اجتماعی دعا کی گئی جس میں کثیر تعداد میں احمدی اور غیر احمدی احباب نے شرکت کی ازاں بعد تمام حاضرین میں شیرینی تقسیم کی گئی۔ بعد نماز مغرب و عشاء محترم امیر صاحب مقامی کی زیر صدارت ایک خصوصی اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں بہت سے مقررین نے تعمیر مسجد بشارت کے پس منظر پر روشنی ڈالی اس روز مکرم بشیر الاسلام صاحب نے اپنے مکان "بیت بشارت" پر تمام احباب جماعت کو کھانے پر مدعو کیا رات کو مسجد احمدیہ افضل گنج پر اور تمام احباب جماعت نے اپنے اپنے گھروں پر چراغاں کیا۔

مورخہ ۱۲/۹/۸۲ بروز جمعرات ساڑھے چار بجے شام حیدرآباد و سکندرآباد کی لجنات نے مشترکہ طور پر ایک دعائیہ تقریب منعقد کی۔ جس میں سب سے پہلے مختلف بہنوں نے تعمیر مسجد بشارت کے پس منظر پر روشنی ڈالی۔ پُرسوز اجتماعی دعا کے بعد اس تقریب میں موجود تمام مستورات اور جوبلی ہال کے قریب و جوار کے غیر از جماعت افراد میں شیرینی تقسیم کی گئی۔

بمبئی

مورخہ ۹/۱۰/۸۲ کو احمدیہ مسلم مشن کی طرف سے اخبارات کے لئے مسجد "بشارت" اور سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کی تصاویر کے ساتھ ایک پریس نوٹ جاری کیا گیا جس کو بشمول "قومی آواز" اور "جدید اردو رپورٹر" بہت سے اخبارات نے شائع کیا۔ بعض اخبارات نے صرف مسجد کے افتتاح کی خبر شائع کی۔ بعد نماز جمعہ الحق بلڈنگ میں اجتماعی دعا ہوئی اور شیرینی تقسیم کی گئی اس موقعہ پر مسجد بشارت کی مختلف تصاویر کی نمائش بھی کی گئی جس کو احباب جماعت کے علاوہ بہت سے غیر از جماعت افراد نے بھی شوق سے دیکھا اور جماعت کی شاندار تبلیغی مساعی کو سراہا۔

سونگڑہ

مورخہ ۱۰/۹/۸۲ کو نماز جمعہ کی ادائیگی کے بعد مسجد احمدیہ میں اجتماعی دعا ہوئی ازاں بعد اس موقع پر صدقہ کے لئے تمام احباب جماعت سے وصول ہونے والی مجموعی رقم میں سے ایک جانور خرید کر ذبح کیا گیا۔ صدقہ کی بقیہ رقم میں سے مبلغ ایک ہزار گیارہ روپے بصورت نقدی نیز کافی تعداد میں بسکٹ اور ڈبل روٹی خرید کر جناب رادھا ناتھ رتھ ایڈیٹر "سماج" کی طرف سے سیلاب زدگان کی امداد کے لئے قائم شدہ سماج ریلیف فنڈ میں دی گئیں موصوف نے اپنے اخبار "سماج" میں جماعت احمدیہ بھدرک کی طرف سے دی گئی اس امداد کا تفصیلی ذکر کرنے کے علاوہ مسجد بشارت سپین کی تفصیلی خبر بھی شائع کی۔

شیموگہ

مورخہ ۱۰/۹/۸۲ کو نماز فجر کے بعد تمام افراد جماعت نے مسجد احمدیہ میں اجتماعی دعا کی۔ تمام شہر میں مسجد بشارت کے افتتاح کی خوشکن خبر کی تشہیر کے لئے مسجد کی ایک تصویر کے ساتھ ہینڈ بل شائع کر کے تقسیم کیا گیا۔ نماز جمعہ کے بعد جماعت کی طرف سے ایک بکرا صدقہ کے طور پر ذبح کیا گیا۔ مقامی جماعت کی طرف سے دو ہزار روپیہ کی شیرینی خود احمدی مستورات اور خدام نے تیار کر کے شیموگہ، بھدراوتی سورب، ساگر اور مضافات میں تقسیم کی گئی۔ مسجد بشارت کے افتتاح سے ایک روز قبل مسجد احمدیہ کو دلہن کی طرح سجایا گیا اور ۱۰ ستمبر کو بشمول مسجد احمدیہ تمام احمدی گھرانوں پر شاندار چراغاں کیا گیا۔ رات ۹ بجے مسجد احمدیہ میں ایک جلسہ منعقد ہوا جس میں مختلف مقررین نے تعمیر مسجد بشارت کے پس منظر پر روشنی ڈالی

جڑچرلہ

مورخہ ۱۰/۹/۸۲ کو بعد نماز جمعہ مسجد احمدیہ میں اجتماعی دعا ہوئی جس کے بارے میں پہلے سے اخبارات میں خبر دے دی گئی تھی دعا کے بعد سب احباب میں شیرینی تقسیم کی گئی اور ایک بکرا بطور صدقہ ذبح کیا گیا۔

تیماپور

مسجد بشارت سپین کے افتتاح کی خوشی میں مورخہ ۱۰/۹/۸۲ کو مکہ مسجد میں مکرم چوہدری عبدالرشید صاحب ایڈوکیٹ کی زیر صدارت جلسہ منعقد کیا گیا جس میں مختلف احباب نے اپنے رنگ میں مسجد بشارت سپین کی تعمیر کے پس منظر کو واضح کیا جلسہ کے اختتام پر اجتماعی دعا ہوئی جس کے بعد تمام حاضرین میں شیرینی تقسیم کی گئی۔

گلبرگہ

مورخہ ۱۰/۹/۸۲ کو نماز جمعہ کے بعد پُرسوز اجتماعی دعا ہوئی اور مقامی جماعت کے تمام افراد کی طرف سے ایک بکرا بطور صدقہ ذبح کر کے غرباء میں تقسیم کیا گیا مسجد بشارت سپین کے تعارف پر مشتمل ایک مختصر مگر جامع نوٹ روزنامہ "سلامتی" گلبرگہ میں شائع کرایا گیا۔

تلاوت نظم سے شروع ہوا مکرم میر عبدالرحمٰن صاحب نے عہد دہرایا نیز جماعت یاری پورہ کے ننھے اطفال نے ترانہ اطفال پڑھا ازاں بعد مکرم عبدالرشید صاحب آف ... نے تقریر کیا۔ مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ مکرم مولوی حکیم محمد دین صاحب اور صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ مکرم مولوی محمد انعام صاحب غوری نے تقاریر کیں۔ مکرم عبد المنان صاحب راتھر نے حاضرین کا شکریہ ادا کیا آخر میں محترم صدر جلسہ نے خدام و اطفال میں انعامات تقسیم کئے۔ اجتماعی دعا کے ساتھ اجتماع کی کارروائی بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوئی اجتماع کے دوران درس و تدریس اور نماز تہجد کا خاص طور سے التزام رہا۔ اللہ تعالیٰ اس کے بہتر نتائج برآمد فرمائے آمین۔

خاکسار: محمد ایوب ساجد مبلغ سلسلہ

فہرست نمبر (۱)

عید الاضحیہ کے موقع پر
قادیان میں قربانی کی رقوم بھجوانے والے احباب

عید الاضحیہ کے موقع پر جن افراد نے قادیان میں قربانی دینے کے لئے رقوم بھجوائی ہیں ان کے اسماء بغرض دعا ذیل میں درج کئے جا رہے ہیں احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی قربانیوں کو قبول فرمائے اور ان کے اخلاص و اموال میں برکت عطا فرمائے آمین

ممالک بیرون

نام قربانی دہندگان — تعداد جانور

KANCE KANANGAFARI-DHA-INDONESIA ۱
JR. PIPI SUNRSTRI // ۱
GANITA SUMANTRI // ۱
VICKY S ALM // ۱
BABY S. ALM // ۱
MRS EMOMALM // ۱
NANIE SUDARMAALM // ۱
OMMA SUDARMAH // ۱
R. DJUHRIAH S-ALM ۱
LIES TJANDRAKAN-CANA // ۱
AGHA WARGAPUTRA // ۱
DIETJE DAHLIA-SUHARDI // ۱
مکرم رشید احمد صاحب چوہدری کینیڈا ۱
مکرمہ طلعت شہناز صاحبہ لنڈن ۱
" ممتاز بیگم صاحبہ بذریعہ
مکرم نذیر احمد صاحب ساجد ابو ظہبی ۱
NY. MAETINAN QAYUM
برائے مکرم مولوی عبد الواحد صاحب ذاتی مرحوم ۷
مکرم ڈاکٹر ایم ایس شہاب احمد صاحب کینیڈا ۱
" عبد اللطیف صاحب چوہدری " ۱
مکرمہ اختر الجمیل صاحبہ لنڈن ۱
NY. IR. REHMAN INDONESIA ۲
مکرم ڈاکٹر سعید احمد صاحب خان انگلینڈ ۱
مکرمہ حمیدہ قدسیہ صاحبہ نیویارک ۱
مکرم محمود احمد صاحب مع اہلیہ صاحبہ انگلینڈ ۲
جماعت احمدیہ ماریشس ۱۰
مکرم رحمت احمد صاحب گھانا ۱
" ریاض نذیر احمد صاحب کینیڈا }
منجانب والد صاحب مرحوم } ۱
مکرم عبد السلام صاحب زرگر ربوہ خود ۱
منجانب حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ۱
" حضرت مسیح موعود علیہ السلام ۱
مکرمہ فتح بی بی صاحبہ ۱

امیر جماعت احمدیہ قادیان

نام قربانی دہندگان — تعداد جانور

عزیزہ اختر المجید والدہ اختر المجید صاحبہ } ۱
منجانب لطف الرحمٰن صاحب جاوید } ۱
جماعت احمدیہ انڈونیشیا ۷۰
مکرم محمود علی خان صاحب امریکہ خود ۱
منجانب مکرم طیب علی خان صاحب مرحوم حیدرآباد ۱
" مکرم نذیر احمد صاحب کھوکھر مرحوم لنڈن ۱
مکرم نقیر محمد صاحب پرویز انگلینڈ خود ۱
منجانب محترم والد صاحب ۱
TUNA MOHD ALI BINDU-LIA SINGAPORE ۱
TUNA MOHD AMAN // ۱
TUNA MOHD AMIN BIN-MOHD ALI // ۱
TUNA A. AZIZ BIN-A MAJID // ۱
TUNA MOHD AFIZAL-BIN MUNAWAR // ۱
TUNA KHAULA NURUL-ASYIKIN BINTE MUNAWAR // ۱
مکرم عزیز احمد صاحب چوہدری کینیڈا ۱
مکرمہ اہلیہ صاحبہ مکرم عزیز احمد صاحب " ۱
مکرم منظور احمد صاحب کینیڈا ۱
" نذیر احمد صاحب " ۱
مکرم سید نفیس بخاری صاحب ابو ظہبی }
منجانب والد مکرم سید محمد سلیم صاحب مرحوم } ۱
مکرم سید منیر احمد صاحب ابو ظہبی }
منجانب اہلیہ محترمہ } ۱
مکرم شیخ محمد یوسف صاحب ابو ظہبی ۱
" ڈاکٹر شاہنواز احمد صاحب نیویارک ۱

بیرونجات

مکرم سید برکات احمد صاحب انڈور ۱
" احمد عبد المنان صاحب حیدرآباد ۱
" خلیق احمد صاحب ۱
" شرف الدین احمد خان صاحب حیدرآباد ۱
" حمید الدین خان صاحب " ۱
" سیٹھ محمد معین الدین صاحب " ۱
مکرمہ احمدی بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم ۲۲

انتخاب خلافت رابعہ کے منجانب اللہ ہونے کا

ایک روشن ثبوت

اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو قبولیت دعا کا زبردست نشان عطا فرمایا تھا اور یہی نشان آپ کے خلفاء عظام کو بھی خدا کے فضل سے ودیعت ہوا ہے افراد جماعت نے کئی بار انفرادی اور اجتماعی معاملات میں ان نشانات کا خود مشاہدہ کیا ہے۔ چنانچہ خاکسار کا بیٹا عزیزم طارق احمد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کی دعاؤں کے نتیجے میں پیدا ہوا جبکہ خاکسار کی اہلیہ کو اسقاط حمل کی شکایت چلی آرہی تھی حضور نے خاکسار کے برادر نسبتی مکرم عبد الحمید انصاری صاحب کو قبل از وقت اطلاع دی تھی کہ اس سال حمل قائم رہے گا اور لڑکا پیدا ہوگا۔

اب جبکہ خلافت رابعہ کا آغاز ہو چکا ہے یہ نشان ایک بار پھر پوری آب و تاب سے ظاہر ہو رہا ہے اور اللہ تعالیٰ خود اس بات کا ثبوت فراہم کر رہا ہے کہ خلافت حقہ احمدیہ منجانب اللہ ہے۔

سیدنا حضرت اقدس مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسند خلافت پر فائز ہوتے ہی جماعت کے نام جو سب سے پہلا پیغام ارشاد فرمایا اس میں آپ نے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے منسوب ہونے والوں پر اسرائیل کے مظالم کا بڑے درد اور کرب سے اظہار فرمایا ہے اور مجاہدین فلسطین کے حق میں درد دل سے دعا کرنے کی تحریک فرمائی ہے اس کے ساتھ آپ نے ایک عجیب و غریب دعا بھی فرمائی ہے اور وہ یہ کہ اللہ تعالیٰ معجزانہ طور پر اسرائیلیوں کے دلوں کو پھیر دے اور وہ اسلام کے حق میں اپنا خون بہا کر اپنے مظالم کا کفارہ ادا کرنے والے بن جائیں۔

یہ کیسی عجیب بات ہے کہ آپ کا یہ پیغام اخبار بدر میں شائع ہو کر دو ہفتے بھی نہیں گزرے تھے کہ اسرائیل کے دار الحکومت تل ابیب میں ہزاروں کی تعداد میں یہودیوں نے اپنی ہی حکومت کے خلاف ایک زبردست جلوس نکال کر حکومت اسرائیل کی جانب سے فلسطینی مجاہدین آزادی پر کئے جانے والے مظالم کی سخت ترین الفاظ میں مذمت کی اور وزیر اعظم اسرائیل مسٹر بیگن کے استعفیٰ کا مطالبہ کیا اسی ضمن میں ریڈیو پر جو خبریں نشر ہوتی ہیں ان میں بتایا گیا ہے کہ تقریباً ۸۵ ہزار یہودی اس جلوس میں شریک تھے جو اسرائیلی پارلیمنٹ ہاؤس پر جا کر جلسے میں بدل گیا اور وہاں پر مقررین نے اپنی تقریروں میں مجاہدین فلسطین کے استقلال اور صبر اور جوانمردی کو خراج تحسین پیش کیا اور اسرائیلی وزیر اعظم کے رویہ کی مذمت کرتے ہوئے ان سے استعفیٰ کا مطالبہ کیا یہ بات خاص طور پر بیان کی گئی کہ جب سے حکومت اسرائیل وجود میں آئی ہے آج تک اسرائیلی عوام نے اپنی ہی حکومت کے خلاف اتنا زبردست مظاہرہ کبھی نہیں کیا۔ سبحان اللہ۔ سبحان اللہ۔ سبحان اللہ
اللہ تعالیٰ نے ان یہودیوں کے دلوں کو پھیر کر یہ کس شان کا معجزہ ظاہر فرمایا ہے اور مومنین کے ایمان کو بڑھانے اور استحکام عطا کرنے کے لئے خلیفۂ وقت کی کیسے زبردست انداز میں تائید فرمائی ہے۔ الحمد للہ۔

کافی ہے سوچنے کو اگر اہل کوئی ہے

ڈاکٹر بشارت احمد عثمان آباد مہاراشٹر

وفات ام الفضل: برادرم مکرم شیخ ممتاز احمد صاحب کیندرا پاڑہ کی ساڑھے چار سالہ بچی مورخہ ۱۸ کو وفات پا گئی انا للہ وانا الیہ راجعون اس حادثے کے دن سے ان کی والدہ کو سخت صدمہ ہوا ہے اور ان کی حالت نازک ہو گئی ہے اور جان کا بھی خطرہ پیدا ہو گیا۔ موصوف مبلغ ہیں پیارے مرکز ربوہ کے احباب جماعت کی خدمت میں عاجزانہ دعا کی درخواست کرتے ہیں

خاکسار سید انوار احمد مبلغ

" سیٹھ محمد معین الدین صاحب حیدرآباد ۱
مکرمہ محمودہ بیگم صاحبہ حیدرآباد ۱
" اہلیہ صاحبہ سی۔ ایم علی خان صاحب کوتھاگوڈی ۱
" قدسیہ حبیب صاحبہ " ۱
مکرم سید محمود احمد صاحب سریکا کولم ۱
" سید تبریز احمد صاحب ایڈووکیٹ رانچی ۱
مکرم غلام محمود صاحب بمبئی ۱
" ڈاکٹر محمد صدیق صاحب سکندرآباد ۱
مکرمہ صداقت بیگم صاحبہ سکندرآباد منجانب ۱
مکرم سیف الدین صاحب مرحوم ۱
مکرمہ اہلیہ صاحبہ مکرم عبد الحمید صاحب انصاری حیدرآباد ۱
مکرم سید عمر صاحب کاچی گوڑہ حیدرآباد ۱

جلسہ سالانہ قادیان سے واپسی سفر کیلئے

ریلوے ریزرویشن کا انتظام

جیسا کہ احباب جماعت کو علم ہے امسال جلسہ سالانہ قادیان مورخہ ۱۸، ۱۹ اور ۲۰ دسمبر کو منعقد ہو رہا ہے انشاء اللہ تعالیٰ۔ جو احباب کرام جلسہ سالانہ سے فارغ ہونے کے بعد بوقت واپسی ریل کے ذریعہ سفر کرتے ہیں اور سفر میں سہولت کی خاطر ٹرین کی سیٹ یا برتھ ریزرو کرانا چاہتے ہوں وہ مہربانی فرما کر مندرجہ ذیل کوائف کے ساتھ آخر اکتوبر ۸۲ء تک دفتر ہذا کو اطلاع بھجوا دیں تا ان کی حسب ضرورت سیٹ یا برتھ امرتسر سٹیشن سے ریزرو کرائی جا سکے اور ساتھ ہی اگر ممکن ہو تو مکرم محاسب صاحب کے نام معہ تفصیل رقم بھی بھجوا دی جائے۔ نیز دفتر ہذا کو ایک چٹھی میں مندرجہ ذیل امور بھی تحریر فرما دیں۔

(۱) تاریخ واپسی سفر (۲) اسٹیشن کا نام جہاں تک کی ریزرویشن درکار ہے۔
(۳) درجہ (یعنی سیکنڈ کلاس یا فرسٹ کلاس) (۴) نام سفر کنندہ (۵) عمر
(۶) جنس (مرد۔ عورت۔ لڑکا یا لڑکی) (۷) پورا ٹکٹ یا نصف ٹکٹ
(۸) ٹرین کا نام جس میں ریزرو مطلوب ہے۔

اللہ تعالیٰ سب کا حافظ و ناصر ہے اور اس سفر کو سب کے لئے ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے آمین

افسر جلسہ سالانہ قادیان

حصولِ تقویٰ کا ذریعہ

سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک خطبہ جمعہ میں قرآن کریم کی ایک آیت کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرمایا ہے

خبردار! تم وہ لوگ ہو جن کو اس طرف بلایا جا رہا ہے کہ اللہ کی راہ میں خرچ کرو **فمنکم من یبخل** ..... تم میں ایسے بھی ہیں جو بخل سے کام لیتے ہیں اور جو کوئی بخل سے کام لے اللہ تعالیٰ اس کے بارے میں بھی بخل سے کام لینے لگتا ہے۔ یہ باطل خیال دل سے نکال دو کہ اللہ ہمارے چندوں کا محتاج ہے۔ اللہ غنی ہے۔ **وانتم الفقراء** تم فقیر ہو جو ہر بات میں اس کے محتاج ہو اور اس وہم میں مبتلا ہو جاتے ہو کہ گویا نظام سلسلہ کو ہم چندے دے کر چلا رہے ہیں۔

نیز فرمایا "ایک بڑی اکثریت (جماعت کی ناقل) ایسی ہے جو ابھی تک مالی امور میں تقویٰ کے اعلیٰ معیار پر پوری نہیں اتر رہی اگر وہ اکثریت بھی تقویٰ کے اعلیٰ معیار پر اتر جائے تو اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ یقیناً ہمارے چندوں میں غیر معمولی برکت ملے گی۔"

حضور نے اپنے اس خطبہ میں احباب جماعت کو باقاعدہ اور باشرح چندہ جات ادا کرنے اور معیار کے مطابق مالی قربانیاں کرنے کی طرف توجہ دلائی ہے۔ جس پر عمل کرنا خیر و برکت کا موجب ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس معیار کے مطابق مالی قربانیاں کرنے اور باشرح چندہ جات ادا کرنے کی توفیق بخشے آمین۔

ناظر بیت المال (آمد) قادیان

اعلاناتِ نکاح اور تقاریبِ رخصتانہ

(۱) مورخہ ۱/۱۰/۸۲ کو بعد نماز جمعہ احمدیہ مسلم مشن بمبئی میں عزیزہ عابدہ بیگم سلمہا بنت مکرم عبد الرحمٰن صاحب بجلی ساکن ساونت واڑی (مہاراشٹر) کے نکاح کا اعلان عزیز محمد اسحٰق ہریکر ولد مکرم عبد الغفور صاحب ہریکر ساکن بمبئی کے ساتھ مبلغ ڈیڑھ ہزار روپے حق مہر پر خاکسار نے پڑھا۔ مکرم عبد الغفور صاحب نے اس موقع پر مبلغ پندرہ روپے بطور شکرانہ مختلف مدات میں ادا کئے ہیں جزاہ اللہ احسن الجزاء

خاکسار: محمد حمید کوثر مبلغ سلسلہ احمدیہ بمبئی (مہاراشٹر)

(۲) مورخہ ۹/۱۰/۸۲ کو بعد نماز جمعہ مسجد احمدیہ سورو میں مکرم مولوی ہارون رشید صاحب آف بھدرک نے مندرجہ ذیل دو نکاحوں کا اعلان کیا۔

☆ عزیز محمد ابو صالح شاہ سلمہ ابن مکرم محمد صادق علی شاہ صاحب آف سورو کا نکاح عزیزہ جمیلہ بیگم سلمہا بنت مکرم شیخ زین الدین صاحب آف سورو کے ساتھ دو ہزار پانچصد روپے حق مہر پر

☆ عزیز شیخ امین الدین ابن مکرم شیخ زین الدین صاحب آف سورو کا نکاح عزیزہ جمیر النساء سلمہا بنت مکرم محمد صادق علی شاہ صاحب آف سورو کے ساتھ مبلغ دو ہزار پانچ صد روپے حق مہر پر

اسی دن رخصتانہ کی تقریب بھی عمل میں آئی اس خوشی کے موقعہ پر مکرم محمد صادق علی شاہ صاحب اور مکرم شیخ زین الدین صاحب نے مختلف مدات میں ۳۰ روپے ادا کئے ہیں **فجزاھم اللہ احسن الجزاء**۔

خاکسار: شمس الدین خان معتمد مجلس خدام الاحمدیہ سورو

(۳) خاکسار کی دوسری بیٹی مہر النساء بیگم کا نکاح عزیزم محمد مبشر احمد صاحب ابن محترم محمد حشمت اللہ صاحب ساکن چندہ پور تحصیل کاماریڈی ضلع نظام آباد (آندھرا) سے مبلغ تین ہزار روپے حق مہر پر مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس انچارج مبلغ آندھرا پردیش نے مورخہ ۱۰/۹/۸۲ کو بعد نماز عصر احمدیہ مسجد جوبلی ہال حیدر آباد میں پڑھا۔ خاکسار: شیخ مسعود احمد انیس واقف زندگی قادیان حال حیدر آباد

قارئین سے ان تمام رشتوں کے بابرکت اور مثمر ثمرات حسنہ ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (ادارہ)

دعائے مغفرت و بلندی درجات

(۱) خاکسار کے خسر مکرم چوہدری شاہ محمد صاحب نمبردار آف سانگلہ ہل مورخہ ۲۶/۹/۸۲ کو چند دن بیمار رہنے کے بعد وفات پا گئے ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم موصی تھے ان کی میت کو ربوہ لے جایا گیا اور بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور ان کے لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق بخشے آمین

خاکسار: غلام ربانی درویش قادیان

(۲) مکرم میر محمد اسماعیل صاحب ساکن گاگرن (شوپیان) کشمیر مورخہ ۳/۹/۸۲ کو وفات پا گئے ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم کی مغفرت، بلندی درجات اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا ہونے کے لئے قارئین سے دعا کی درخواست ہے

خاکسار: محمد ابراہیم شاہ متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان

درخواستہائے دعا

● مکرم ماسٹر غلام رسول شاہ صاحب اپنے بیٹے عزیز الطاف احمد اور بیٹی عزیزہ بشریٰ کی امتحانات میں نمایاں کامیابی کے لئے ● عزیز محمد ابراہیم شاہ متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان اپنی دینی و دنیوی مقاصد میں کامیابی کے لئے ● مکرم سید ظہیر الدین محمود احمد صاحب بریلی اپنے برادر نسبتی مکرم عبد الجبار صاحب نائب صدر جماعت احمدیہ موتی ہاری (بہار) کی کامل صحت و شفایابی اور موصوف کے بڑے بیٹے کو باعزت ملازمت ملنے نیز دوسرے برادر نسبتی مکرم سید اختر امام صاحب موتی ہاری کے بچے کی کامل صحت و شفایابی، بڑے بھتیجے عزیز سید عارف احمد سلمہ کے ہاں نیک صالح و خادم دین اولاد نرینہ عطا ہونے اور خود کی کامل صحت و شفایابی کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ (ادارہ)

أَفْضَلُ الذِّكْرِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ

(حدیث نبوی صلے اللہ علیہ وسلم)

منجانب :- ماڈرن شو کمپنی ۶/۵/۳۱ لوئر چت پور روڈ - کلکتہ ۷۰۰۰۷۳

MODERN SHOE CO.

31/5/6 LOWER CHITPUR ROAD.

PH. 275475
RESI. 273903 } CALCUTTA - 700073.

"اَلْخَیْرُ کُلُّہٗ فِی الْقُرْاٰنِ"

ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

PHONE. 23-9302

THE JANTA

CARDBOARD BOX MFG. CO.

MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARDBOARD.
COUROUGATED BOXES & DISTINCTIVE PRINTERS.
15, PRINCEP STREET, CALCUTTA - 700072.

"چاہیے کہ تمہارے اعمال تمہارے احمدی ہونے پر گواہی دیں!"

(ملفوظات حضرت مسیح پاک علیہ السلام)

منجانب :- تپسیا ربر ورکس

۸۴ تپسیا روڈ کلکتہ ۳۹

"میں وہی ہوں

جو وقت پر اصلاح خلق کیلئے بھیجا گیا"

(فتح اسلام ملا تصنیف حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام)

(پیشکش)

لبرٹی بوٹ ہاؤس

نمبر ۵۰-۲-۱۸
فلک نما
حیدر آباد - ۵۰۰۲۵۳

"محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں"

(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

پیشکش :- سن رائز ربر پروڈکٹس - ۲ تپسیا روڈ - کلکتہ ۳۹

SUNRISE RUBBER PRODUCTS

2 - TOPSIA ROAD, CALCUTTA - 39.

"AUTOCENTRE" : تار کا پتہ

23-5222
23-1652 } ٹیلیفون نمبرز

آٹو ٹریڈرز

۱۶ - مینگو لین، کلکتہ - ۷۰۰۰۰۱

هندوستان موٹرز لمیٹڈ کے منظور شدہ تقسیم کار
HM برائے : ایمبسڈر • بیڈ فورڈ • ٹریکر HM
SKF بال اور رولر ٹیپر بیرنگ کے ڈسٹری بیوٹر
ہر قسم کی ڈیزل اور پٹرول کاروں اور ٹرکوں کے اصلی پرزہ جات دستیاب ہیں --!

AUTO TRADERS

16 - MANGOE LANE CALCUTTA - 700001

ہر قسم اور ہر ماڈل کے

موٹر کار، موٹر سائیکل، سکوٹرز کی خرید و فروخت اور تبادلہ کیلئے آٹو ونگز کی خدمات حاصل فرمائیے!

آٹو ونگز

AUTOWINGS,

32, SECOND MAIN ROAD,
C.I.T. COLONY,
MADRAS - 600004.
PHONE NO. 76360.

رحیم کاٹیج انڈسٹری

ریگزین، نوم چمڑے، جینس اور ویلویٹ سے تیار کردہ

بہترین، معیاری اور پائیدار
سوٹ کیس، بریف کیس، سکول بیگ،
ایر بیگ، ہینڈ بیگ (زنانہ و مردانہ)
ہینڈ پرس، منی پرس، پاسپورٹ کور
اور بیلٹ کے

مینو فیکچررس اینڈ آرڈر سپلائرز!

RAHIM

COTTAGE INDUSTRIES,
17-A, RASOOL BUILDING,
MOHAMEDAN CROSS LANE,
MADANPURA,
BOMBAY - 400008.

پندرھویں صدی ہجری غلبۂ اسلام کی صدی ہے

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

منجانب :- احمدیہ مسلم مشن - ۲۰۵ نیو پارک سٹریٹ - کلکتہ ۷۰۰۰۱۷ - فون نمبر ۴۳۴۷۱۷

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم :-

"اللہ کے نزدیک دعا سے زیادہ کوئی چیز بزرگی والی نہیں" (صحیح مسلم)

ملفوظات حضرت مسیح پاک علیہ السلام :-

"دعا میں خدا تعالیٰ نے بڑی قوتیں رکھی ہیں" (ملفوظات جلد نہم ص۲۷)

پیشکش :-

محمد امان اختر - نیاز سلطانہ پارٹنرز

مِلاپن موٹرس

۳۲ - سیکنڈ مین روڈ

سی۔ آئی۔ ٹی۔ کالونی۔

مدراس - ۴ - ۶۰۰۰۰۴

اِرشادِ نبوی

اَکْمَلُ الْمُؤْمِنِیْنَ اِیْمَانًا اَحْسَنُھُمْ اَخْلَاقًا　(سنن ابی داؤد)

(ترجمہ)

کامل ایمان والا مومن وہ ہے جس کے اخلاق بہتر ہیں۔!!

محتاجِ دعا :- بیجہ از اراکین جماعتِ احمدیہ بمبئی (مہاراشٹر)

فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے

ارشاد حضرت ناصر الدین رحمہ اللہ تعالیٰ

ریڈیو - ٹی وی۔ بجلی کے پنکھوں اور سلائی مشینوں کی سیل اور سروس!

(ڈرائی اینڈ فریش فروٹ کمیشن ایجنٹ)

غلام محمد اینڈ سنز کاٹھ پورہ - باری پورہ - کشمیر

ملفوظات حضرت مسیح پاک علیہ السلام

- بڑے ہو کر چھوٹوں پر رحم کرو، نہ ان کی تحقیر۔
- عالم ہو کر نادانوں کو نصیحت کرو، نہ خود نمائی سے اُن کی تذلیل۔
- امیر ہو کر غریبوں کی خدمت کرو، نہ خود پسندی سے ان پر تکبر۔

(از کشتی نوح)

M. MOOSA RAZA SAHEB & SONS

NO. 6 ALBERT VICTOR ROAD, FORT.

GRAM.:- MOOSA RAZA
PHONE:- 505558 } BANGALORE - 2.

حیدر آباد میں　　　فون - ۴۲۳۰۱

لیلینڈ موٹر گاڑیوں

کی اطمینان بخش، قابل بھروسہ اور معیاری سروس کا واحد مرکز

مسعود احمد ریپیرنگ ورکشاپ (آغا پورہ)

۴۸۷/۱/۱۶ سعید آباد - حیدر آباد (آندھرا پردیش)

"قرآن شریف پر عمل ہی ترقی اور ہدایت کا موجب ہے" (ملفوظات جلد ۸ ص۲۱)

فون نمبر ۴۲۹۱۶　　　ٹیلیگرام: سٹار بون

سٹار بون مل اینڈ فرٹیلائزر کمپنی!

سپلائرز :- کرشڈ بون - بون میل - بون سینیوس - ہارن ہوفس وغیرہ

(پتہ)

نمبر ۲/۴/۲۴۰ عقب کاچی گوڑہ ریلوے سٹیشن - حیدر آباد ۲ (آندھرا)

"اپنی خلوت گاہوں کو ذکرِ الٰہی سے معمور کرو!"

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

AIR®

CALCUTTA-15

پیش کرتے ہیں :-

آرام دہ مضبوط اور دیدہ زیب ربر شیٹ ہوائی چپل نیز ربر پلاسٹک اور کینوس کے جوتے